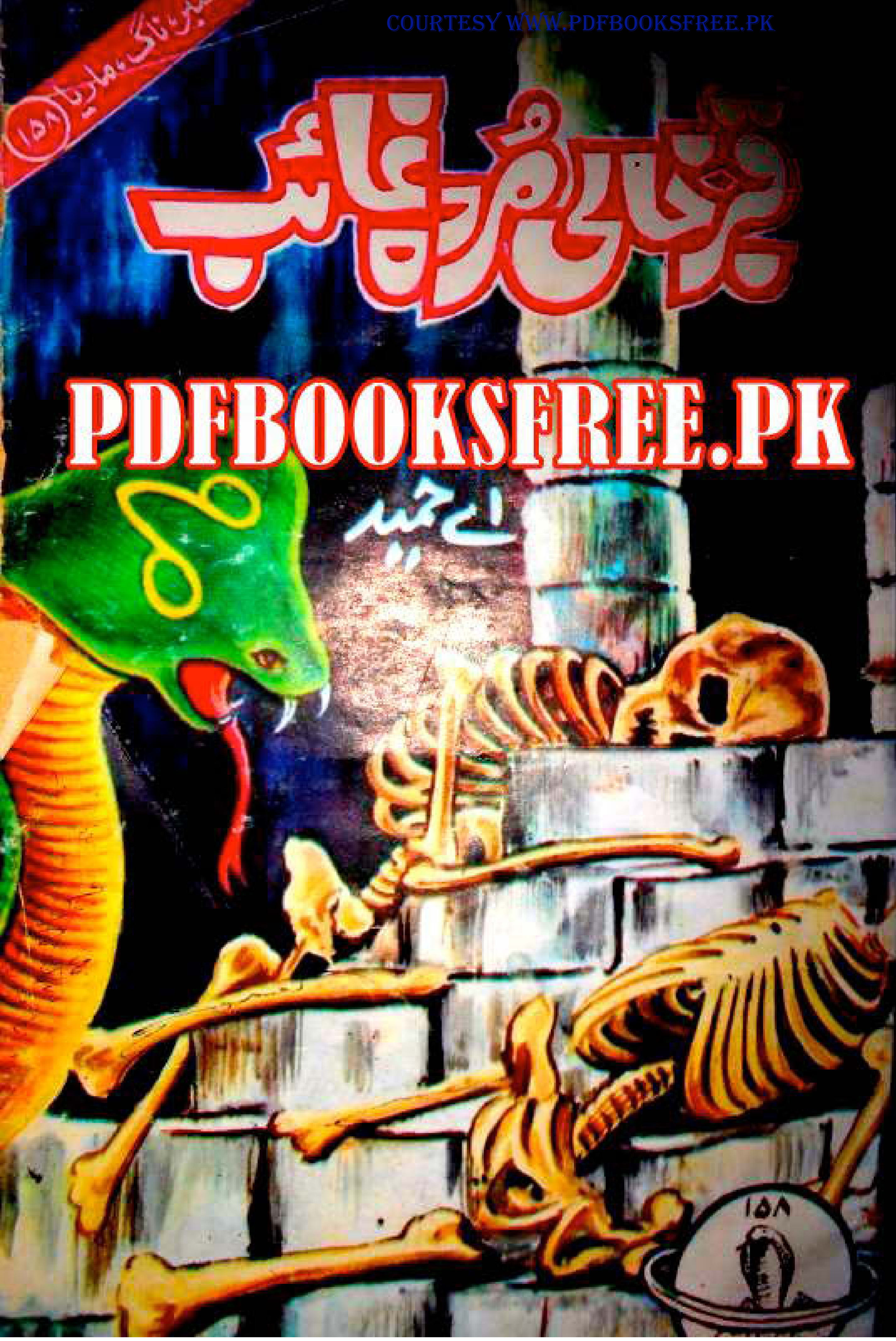

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK
عنبر، ناگ، ماریا (۱۵۸)
خونی مرغابی
PDFBOOKSFREE.PK
اے حمید
۱۵۸

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر ناگ ماریا اور کیپٹن خلا میں

قبر خالی، مُردہ غائب

اے حمید

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

قیمت ۷/۵۰ روپے

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ!

بار اوّل : ۱۹۸۷ء

ناشر : عدنان سلیم
عنبر پبلی کیشنز، ۱۳/بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور-۸

مطبع : تاج دین پرنٹرز، لاہور

پیارے دوستو!

یورنیس نے ملکہ صبا کے ملک پر قبضہ کر لیا ہے اتفاق سے ملکہ کی نوکرانی سارکا کی ملاقات ماریا سے ہو جاتی ہے جو حالات جان کر ملکہ صبا کی مدد کرنا چاہتی ہے کہ اُس کا ملک اُسے واپس مل جائے۔ ادھر یورنیس کے حکم سے ملکہ صبا اور سارکا کو کھڑی قبروں کے قبرستان میں زندہ گاڑھ دینے کی تعمیل ہو چکی ہے۔ اور اس دیوار کے اِرد گرد سپاہی پہرہ دے رہے ہیں تاکہ اُن کی موت مکمل طور پر واقع ہو جائے۔ ماریا نے کیا کیا۔ آپ پڑھ کر دیکھ لیں۔

آپ کا انکل
اے حمید

۵۴۴ این راہ چمن حسن آباد ——— لاہور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

Shahbaz ... Stall Lalchandabad Mirpurkhas

ترتیب

- کھڑی قبریں
- خونی بُرج
- بوتل کا سانپ
- پُراسرار تکونا ستارہ
- قبر خالی، مُردہ غائب

کھڑی قبریں

سارکا نے ماریا سے کہا

" اے نیک روح ماریا، تم تو مجھے دکھائی نہیں دیتی ہو۔ پھر میں تمہارے کاندھے پر کیسے سوار ہو سکتی ہوں

ماریا نے کہا۔

" یہ سب کچھ میں خود کر لوں گی۔ تمہیں کچھ نہیں کرنا ہو گا۔ اب تیار ہو جاؤ"

سارکا اپنی جگہ پر بیٹھی رہی اچانک اسے یوں لگا جیسے کوئی اسے اوپر اٹھا رہا ہے وہ اوپر اٹھتی چلی گئی ماریا نے سارکا کو اپنے کاندھے پر سوار کرایا تو سارکا یہ دیکھ دہشت زدہ ہو گئی اِسے اپنا جسم بھی نظر نہیں آ رہا تھا۔ وہ کچھ کہنے ہی والی تھی کہ ماریا نے آہستہ سے کہا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"گھبرانا بالکل نہیں سارکا۔ جب میں تمہیں نیچے اتاروں گی۔ تم پھر سے نظر آنے لگو گی۔"

اور سارکا نے دیکھا کہ وہ بند دروازے میں سے اتنی آسانی سے گذر گئی جتنی آسانی سے روشنی کی کرن شیشے میں سے گذر جاتی ہے پہرے دار تلوار لئے باہر اس طرح پہرہ دے رہا تھا ماریا محل کی چھت پر سے فضا میں بلند ہو گئی۔ سارکا کو اگرچہ اپنا جسم دکھائی نہیں دے رہا تھا مگر وہ باقی ہر شے کو دیکھ رہی تھی آسمان پر ستارے جھلملا رہے تھے شاہی محل میں کہیں کہیں روشنی ہو رہی تھی اس محل میں سارکا نے ملکہ کی خدمت کرتے ہوئے کئی سال گذارے تھے اس کی والدہ بھی ملکہ کی خدمت کرتے ہوئے وفات پا گئی تھی۔ سارکا نے آنکھیں بند کر لیں کیونکہ اسے اپنا جسم نظر نہ آنے کی وجہ سے چکر سے آنے لگے۔ تھے ماریا محل کی چھت سے بلند ہو کر اڑتی ہوئی جب صحرا میں آ گئی۔

تو اس نے سارکا سے پوچھا

" سارکا! وہ صحرائی چٹانیں کہاں ہیں جس کے ایک غار میں ملکہ صبا چھپی ہوئی ہے۔

سارکا نے ماریا کو صحرائی چٹانوں کا راستہ بتایا اور پھر آنکھیں بند کر لیں۔ ماریا چند لمحوں میں ان صحرائی چٹانوں میں پہنچ گئی یہ اونچی نیچی تکونی بھورے رنگ کی چٹانیں تھیں۔ جو ریتلے صحرا میں پھیلی ہوئی تھیں۔

ماریا نے کہا۔

سارکا!

ہم چٹانوں میں پہنچ گئے

سارکا نے آنکھیں کھول دیں۔ ماریا نیچے آ گئی تھی اور چٹانوں کے اوپر اڑ رہی تھی۔ سارکا نے ایک چٹان کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

" وہ بیچ والی تکونی چٹان کے اندر غار ہے"

ماریا تکونی چٹان کے پاس ہی زمین پر اتر آئی۔ اس نے سارکا کو نیچے اتارا تو سارکا کو اپنا جسم پھر سے نظر آنے لگا۔ اس نے خدا کا شکر ادا کیا اور ماریا سے کہا

" اس پتھر کے نیچے ایک خفیہ راستہ اندر غار میں جاتا ہے"

ماریا نے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میں تمہیں کاندھے پر بٹھا کر اندر لے جاتی ہوں

سارکا جلدی سے بولی:

نہیں نہیں ماریا بہن! میں پتھر کے نیچے سے جو راستہ بنا ہوا ہے۔ وہاں سے چلی جاؤں گی۔ تم دیوار میں سے گزر کر آ جاؤ۔

ماریا چٹان کی دیوار میں سے اور سارکا پتھر کے نیچے سے غار میں داخل ہو گئی۔ اندر جاتے ہی سارکا نے اِدھر اُدھر اندھیرے میں دیکھا۔

ماریا نے کہا۔

"گھبراؤ نہیں میں تمہارے ساتھ ہوں"

سارکا آگے آگے چلنے لگی۔ غار تنگ اور تاریک تھی ایک موڑ گھومنے کے بعد آگے تھوڑی سی کھلی جگہ آ گئی یہاں آ کر سارکا نے آہستہ سے کہا۔

"ملکہ عالیہ میں سارکا ہوں"

دوسری دیوار کے پیچھے سے ایک دراز قد انتہائی خوبصورت اور جاہ و جلال والی عورت باہر نکل آئی اگرچہ اس نے عام سادہ لبادہ اوڑھ رکھا تھا مگر اس کے چہرے پر شاہانہ وقار تھا۔ وہ لگ رہی تھی کہ ملکہ ہے یہ ملکہ صبا تھی۔ ملکہ صبا نے سارکا کی طرف دیکھ کر کہا

"تم کہاں چلی گئی تھیں سارکا!

سارکا نے کہا

ملکہ عالیہ مجھے یورانس کے سپاہیوں نے گرفتار کر کے قید میں ڈال دیا تھا بڑی مشکل سے فرار ہو کر یہاں پہنچی ہوں۔ کیا آپ نے کچھ کھایا!

ملکہ صبا کے چہرے پر اُداس سی مسکراہٹ آ گئی۔ پتھروں پر بیٹھتے ہوئے بولی۔

"یہاں میں کیا کھا سکتی تھی! بس پانی پی کر گزر بسر کر رہی تھی۔ میرا خیال ہے کہ اب ہمیں یہاں سے سمرقند کی طرف نکل جانا چاہیئے۔ وہاں کا بادشاہ ہمارا دوست ہے ہم اس سے فوج لے کر اپنے ملک کو پھر سے واپس آزاد کرا لیں گے۔

سارکا کہنے لگی

"مگر سب سے پہلے میں آپ کے لئے کچھ کھانے کو لاتی ہوں

ماریا وہاں خاموش کھڑی سب کچھ دیکھ اور سن رہی تھی سارکا غار کے دروازے کی طرف بڑھی تو آگے موڑ گھومنے کے بعد رُک گئی۔ اس نے آہستہ سے کہا

"نیک روح ماریا! کیا تم یہاں موجود ہو۔

ماریا نے آہستہ سے کہا "میں تمہارے پاس کھڑی ہوں۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سارکا بولی ۔ تمہیں ملکہ عالیہ کے لئے کھانے کو کچھ لانا ہوگا
انہوں نے کل سے کچھ نہیں کھایا ہے

ماریا نے کہا ۔

"میرے ساتھ باہر آؤ"

دونوں غار سے باہر نکل آئیں ۔ چٹانوں میں آتے ہی ماریا نے سارکا سے کہا ۔ تم بھی اسی جگہ ٹھہرو ۔ میں شہر میں جا کر کچھ کھانے کو لاتی ہوں ۔

سارکا نے ساتھ جانے پر اصرار کیا ۔ مگر ماریا نے اسے وہیں چٹان کے پاس بیٹھنے کو کہا ۔ اور فضا میں بلند ہوگئی ۔ وہ انتہائی تیز رفتاری سے شہر کی طرف اڑنے لگی ۔ چند منٹوں میں وہ شہر کے ایک بڑے بازار میں آگئی

اگرچہ رات ہوگئی تھی مگر چوک میں ایک دکان پر مچھلی کے کباب اور روٹیاں تیار ہو رہی تھیں اور لوگ وہاں بیٹھے کھانا کھا رہے تھے ماریا دوکان پر آگئی اس نے ٹوکری اٹھالی ۔ پھر تھال میں سے مچھلی کے دو بڑے ٹکڑے اٹھا کر ٹوکری میں ڈال لیئے دکاندار نے جو دیکھا کہ تھال میں چار ٹکڑوں میں سے مچھلی کے دو بڑے ٹکڑے کہیں غائب ہو گئے ہیں تو وہ آنکھیں جھپکنے لگا ماریا نے اس کی طرف دھیان نہ دیا اور

دوسرے تھال میں چار روٹیاں بھی اٹھا کر ٹوکری میں رکھ لیں اب جو روٹیاں بھی غائب ہوتے دیکھیں تو دکاندار پر خوف طاری ہوگیا ماریا نے اس کے کان میں کہا ۔

"میں مچھلی روٹی لے جا رہی ہوں ۔ شکریہ"

اور دکاندار ایک چیخ مار کر بے ہوش ہوگیا ۔ ماریا مسکراتی ہوئی فضا میں بلند ہوگئی ۔ دوسرے لمحے رات کی اندھیری فضا میں اڑتی ہوئی وہ سارکا کے پاس آگئی اور اس کے سامنے ٹوکری رکھ کر بولی ۔

سارکا ۔

"میں روٹی اور مچھلی لے آئی ہوں ۔ تمہارے اور ملکہ صبا کے لئے"

ٹوکری کو دیکھ کر سارکا کی جان میں جان آگئی وہ ٹوکری اٹھا کر ملکہ صبا کے پاس پہنچ گئی ۔ اور بولی ۔

"ملکہ عالیہ" قدرت نے آپ کے لئے اس ویرانے میں بھی رزق پہنچایا ہے ۔ بس یوں سمجھ لیجئے ۔ کہ خدا کا ایک بزرگ بندہ یہ چیزیں دے گیا ہے ۔

ملکہ صبا اور سارکا نے خوب سیر ہو کر روٹی مچھلی کھائی ۔ چھاگل میں سے پانی پیا اور سمرقند جانے کے بارے میں باتیں کرنے لگیں ملکہ صبا نے کہا ۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہیں تین تیز رفتار گھوڑوں کی ضرورت ہے اور کچھ خوراک بھی ہمیں ایک گھوڑے پر ساتھ رکھنی ہوگی یہاں سے سمرقند کافی دور ہے"

سارکا کہنے لگی۔

ملکہ عالیہ! آپ فکر نہ کریں۔ ان سب چیزوں کا انتظام ہو جائے گا۔

ملکہ صبا نے حیرانی سے پوچھا۔ تم کیسے انتظام کرو گی۔

سارکا نے کہا۔

"یہ کہاں سے کروں گی ملکہ عالیہ! خدا ہمارے لئے کرے گا وہ ہمارے ساتھ ہے اور جب خدا ساتھ ہو تو پھر اور کیا چاہیئے۔ جس نے ہمیں روٹی دی ہے وہ ہمارے لئے تین گھوڑے بھی مہیا کر دے گا۔

ملکہ صبا کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا کہ سارکا کہاں سے گھوڑے لائے گی۔ بہر حال وہ خاموش رہی۔ پھر بولی

"میں چاہتی ہوں۔ کہ ہم کل شام اندھیرا ہوتے ہی غار سے نکل کر سمرقند کی طرف روانہ ہو جائیں۔

سارکا نے کہا۔

"اگر آپ پسند کریں تو ہم آج صبح صبح یہاں سے اپنے سفر پر نکل سکتے ہیں۔"

ملکہ صبا کہنے لگی۔

"یہ تمہیں اتنی جلدی خوراک اور گھوڑے کوئی جن لا کر دے گا۔"

ملیا نے سارکا کے کان میں کہا۔

"ملکہ سے کہو کہ ہاں ایک جن ہی لا کر دے گا

سارکا نے ایسے ہی ملکہ صبا سے کہہ دیا۔ ملکہ صبا نے کس قدر ڈانٹ کر کہا۔

بچوں ایسی باتیں مت کرو۔ ہم کل شام کو ہی یہاں سے جائیں گے۔ آج کی رات تھوڑی باقی رہ گئی ہے ہم باقی رات اسی غار میں گزاریں گے۔

سارکا نے کہا۔

جیسے آپ کی مرضی ملکہ عالیہ! ہم آج کی بجائے کل چلیں گے

ملکہ نے کہا

مجھے نیند آ رہی ہے۔ تم بھی تھوڑی دیر آرام کر لو۔

"ملکہ عالیہ! آپ آرام کریں۔ میں باہر پہرہ دوں گی"

سارکا کہنے لگی!

"ملیا بہن! میں چاہتی ہوں کہ گھوڑوں کا اگر آج رات ہی اندھیرے میں انتظام ہو جائے تو ہم صبح ہونے سے پہلے یہاں سے نکل جائیں۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نا چاہتی

ماریا نے کہا کہ ملکہ صبا تو کل شام سفر پہ روانہ ہو
ہے سارکا کہنے لگی .... مجھے خطرہ ہے کہ کہیں یورمیس
کے سپاہی ملکہ کی تلاش میں یہاں نہ پہنچ جائیں۔

ماریا نے کچھ سوچ کر کہا۔

"اگر یہ بات ہے تو میں ابھی شاہی محل کے اصطبل
سے گھوڑے نکال لاتی ہوں۔ تم اسی جگہ ٹھہرو"
اور ماریا تیزی سے شہر کی طرف روانہ ہو گئی۔ سارکا غار
کے باہر چٹان کی دیوار کے ساتھ بیٹھی سوچتی رہی کہ وہ
ملکہ کو منہ اندھیرے یہاں سے نکل چلنے پر راضی کرلے گی
اسے محسوس ہو رہا تھا کہ اس کے فرار کے بعد یورمیس کے سپاہی
اس کی تلاش میں نکل کھڑے ہوں گے اور کل کا دن اگر
وہ غار میں رہیں تو خطرہ ہے کہ وہ ملکہ کو پکڑ نہ لیں
سارکا کچھ دیر باہر بیٹھی رہی۔ پھر غار کے اندر آگئی۔
ابھی اسے غار میں آئے تھوڑی دیر ہی ہوئی تھی کہ اسے باہر
گھوڑے کے ٹاپوں کی آواز سنائی دی۔ وہ سمجھ گئی کہ ماریا
گھوڑے لے کر آگئی ہے۔ وہ جلدی سے غار کے منہ
کے نیچے سے باہر نکل آئی۔ باہر نکلتے ہی کسی نے اس کے
اوپر چھلانگ لگا کر اسے اپنی گرفت میں کر لیا۔ سارکا بے
بس رہ گئی اب اس کے سامنے یورانس کے سپاہی گھوڑے

تھے کیونکہ ہلکی ہلکی چاندنی اب
بیٹھے صاف نظر آ رہے
پھیلنے لگی تھی۔ سارکا کو پکڑ کر سپاہی کھینچتا ہوا سپہ سالار
کے گھوڑے کے سامنے لے گیا۔ سپہ سالار نے سارکا
سے گرج کر کہا۔

"تو سمجھتی ہو گی کہ قلعے سے بھاگ جائے گی!
مگر ایسا نہیں ہو سکتا تھا۔ ہم نے تجھے پکڑ لیا اب
بتا ملکہ صبا کہاں ہے۔"

سارکا نے کہا

"مجھے معلوم نہیں؟ میں تو یہاں جان بچا کر چھپی رہی تھی"

سپہ سالار نے سپاہیوں سے کہا۔

اس کو باندھ کر گھوڑے پر ڈال دو اور وہ غار
تلاش کرو جہاں سے یہ شاہی کنیز نکل کر
باہر آئی تھی۔ مجھے یقین ہے کہ ملکہ صبا اس
غار میں چھپی ہو گی

سارکا اب دل میں دعائیں مانگنے لگی کہ ماریا جلدی آ
جائے اسے باندھ کر اسی وقت گھوڑے پر ڈال دیا
گیا۔ تین سپاہی گھوڑوں سے اتر کر چٹان کے پاس
آئے اور مشعلیں روشن کر کے غار کو تلاش کرنے لگے
بڑے پتھر کے پیچھے بہت جلد انہوں نے وہ تنگ درہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تلاش کر لیا جو غار کے اندر جاتا تھا سپاہی تلواریں سونت کر اندر گھس گئے۔ دوسرے لمحے وہ ملکہ صبا کو پکڑ کر باہر لے آئے سپہ سالار نے ملکہ صبا کو دیکھا تو بولا

" اسے بھی باندھ کر شہنشاہ یورانس کے محل میں لے چلو۔"

ملکہ صبا کو اب سخت افسوس ہو رہا تھا کہ اس نے سارکا کو باہر پہرہ دینے سے منع کیوں نہ کیا سپاہیوں نے ملکہ صبا کو بھی گھوڑے پر باندھا اور گھوڑوں کو سرپٹ دوڑاتے ہوئے شاہی محل کی طرف چل دیئے

اس وقت ماریا شاہی اصطبل سے گھوڑوں کو کھول کر بڑے گیٹ میں سے باہر نکالنے کی کوشش کر رہی تھی وہ چاہتی تھی کہ کسی کو کانوں کان خبر نہ ہو اس لئے اسے دیر لگ گئی آخر وہ بڑے گیٹ میں سے باری باری تینوں گھوڑوں کو نکالنے میں کامیاب ہو گئی وہ گھوڑوں کو قدم قدم چلاتی محل کے اصطبل کے پیچھے کی طرف لے آئی۔ یہاں سے اس نے اسے صحرا کی طرف ڈال دیا گھوڑے صحرا میں چٹانوں کی طرف دوڑنے لگے۔ غار میں آ کر جب ماریا کو پتہ چلا ملکہ صبا اور سارکا کہیں نہیں ہیں تو وہ فکر مند ہو گئی جلدی سے باہر نکل آئی غار کے باہر کئی گھوڑوں کے سموں کے نشان تھے جو شہر کی طرف جاتے تھے ماریا سمجھ گئی کہ اس کے جانے کے بعد یورانس کے سپاہی ملکہ صبا اور سارکا کو گرفتار کر کے لے گئے ہیں۔

ماریا نے گھوڑوں کو وہیں ایک چٹان کے پتھر کے ساتھ باندھا اور ہوا میں اڑان بھرتے ہی شاہی محل کی طرف پرواز کرنے لگی اسے یہ معلوم کرنا تھا کہ ان دونوں کو یورانس نے کہاں قید میں ڈالا ہوا ہے ماریا نے سارے محل کو چھان مارا مگر اسے ملکہ صبا اور سارکا کہیں بھی دکھائی نہ دیں اس نے کئی ایک تہہ خانے بھی دیکھ ڈالے وہاں دوسرے قیدی تو موجود تھے مگر ان میں ملکہ صبا اور سارکا نہیں تھی اب ماریا نے کس سے پوچھنے کا فیصلہ کیا۔ سوال یہ تھا کہ وہ کس سے پوچھے۔

شاہی محل میں ملکہ صبا کی مادر ملکہ یا باپ نہیں تھے سارکا نے اسے بتایا تھا کہ ملکہ صبا کا کوئی بہن بھائی یا رشتے دار محل میں نہیں ہیں پھر بھی ماریا محل کے زنان خانے میں آ گئی یعنی جہاں عورتیں ہی عورتیں تھیں یہ سب کی سب کنیزیں اور خادمائیں تھیں یا پھر نئے حملہ آور بادشاہ یورانس کی ملکہ اور اس کی کنیزیں تھیں ماریا کو یہ بھی معلوم نہیں تھا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کہ ان میں ملکہ صبا کی کنیزیں کون کون سی ہیں وہ اِدھر
اُدھر چکر لگانے لگی۔
آخر اس نے محل کے بائیں باغ میں فوارے کے پاس دو
حبشی کنیزوں کو آپس میں باتیں کرتے دیکھا ماریا ان کے قریب
آکر کھڑی ہوگئی ان کی باتوں سے معلوم ہوا کہ وہ ملکہ صبا کی
وفادار کنیزیں ہیں اور ملکہ صبا کی گرفتاری پر افسوس کا اظہار
کر رہی ہیں ماریا کو ان کی باتوں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ کنیزیں
نہیں جانتی کہ ملکہ صبا یا سارکا کو کس جگہ قید میں ڈالا گیا ہے
اب ماریا نے ایک ترکیب سوچی اور آہستہ سے کہا

" تم پہ سلامتی ہو میری بچیو !"

دونوں کنیزوں نے ڈر کر ایک دوسری کی طرف دیکھا ماریا
نے فوراً اسی نرم پر اسرار آواز میں کہا

" ڈرو نہیں میری بچیو! میں ملکہ صبا کی والدہ کی روح ہوں
اور اسے ملنے آئی ہوں۔ لیکن مجھے معلوم نہیں کہ وہ کس جگہ
قید ہے۔"

حبشی کنیزیں ہکا بکا ہو کر رہ گئی تھیں اس زمانے میں بھوتوں
روحوں اور اسی قسم کے دوسرے توہمات کا بڑا زور تھا
اور لوگ روحوں سے بات کر لیا کرتے تھے بس ذرا تعجب
کا اظہار کرتے تھوڑے سے خوف زدہ ہوتے اور پھر
روح کے ساتھ بے تکلف ہو جاتے۔ حبشی کنیز نے کہا

" مقدس روح ! تم روح ہو۔ تمہیں تو معلوم ہونا چاہیئے
کہ ملکہ عالیہ کس جگہ قید ہے"

ماریا نے کہا

" میری بچی ! ہم روحوں کی اس دنیا میں آکر کچھ مجبوریاں
ہوتی ہیں کچھ باتیں ہم کر سکتے ہیں۔ کچھ کام ہم نہیں کر
سکتے یہ خود معلوم نہیں کر سکتی کہ میری بیٹی ملکہ صبا
کس میں قید ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ تم میری خاطر یہ
پتہ چلاؤ کہ وہ کس جگہ قید میں ڈالی گئی ہے۔"

حبشی کنیز نے اِدھر اُدھر دیکھا اور بولی۔

" مقدس روح ! میں ابھی جاکر پتہ کرتی ہوں
تم مجھے کہاں ملو گی ؟"

ماریا نے ایک درخت کی طرف اشارہ کیا اور بولی۔

" میں اس درخت کے نیچے تمہارا انتظار کروں گی "

حبشی کنیز اپنی سہیلی کے ساتھ وہاں سے چلی گئی ماریا درخت
کے نیچے چپ چاپ کھڑی ہو کر حبشی کنیز کی واپسی کا انتظار
کرنے لگی۔ کافی دیر کے بعد حبشی کنیز واپس آئی وہ گھبرائی ہوئی
تھی درخت کے پاس کھڑی ہو کر بولی۔

" مقدس مادر ملکہ کی روح ! کیا تم موجود ہو؟"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ماریا نے کہا۔

"ہاں میں یہاں موجود ہوں۔ کیا تم نے پتہ چلایا کہ ملکہ صبا کہاں قید ہے۔"

حبشی کنیز کہنے لگی۔

"مجھے میرے ایک دوست سپاہی نے بتایا ہے کہ ملکہ اور اس کی خاص خادمہ سارکا کو سپاہی بادشاہ لیوڈانس کے حکم سے کھڑی قبروں کی وادی میں لے گئے ہیں"

ماریا نے تعجب سے پوچھا

"یہ کھڑی قبریں کیا ہوتی ہیں۔"

گھبرائی ہوئی کنیز نے کہا۔

"یہاں زندہ انسانوں کو کھڑا کر کے انہیں دیوار میں چن دیا جاتا ہے۔ دیوتاؤں کے لئے جلدی جا کر ملکہ اور سارکا کی جان بچا لیجئے۔ وہ انہیں دیوار میں زندہ چن دیں گے۔"

ماریا نے پوچھا۔

"یہ کھڑی قبروں کی وادی کس طرف ہے؟"

کنیز نے بتایا

"یہاں سے جنوب کی طرف ایک ویران علاقہ ہے۔ جہاں دن کے وقت بھی ڈر کے مارے کوئی نہیں جاتا وہاں تمہیں دیواریں نظر آئیں گی یہ دیواریں اُن بدنصیبوں کی قبریں ہیں جنہیں ان میں زندہ گاڑھ دیا گیا تھا۔ جلدی جاؤ مقدس روح۔ جلدی جاؤ۔"

حبشی کنیز بہت پریشان تھی۔ ماریا نے اسے تسلی دی اور فضا میں اڑان بھر کر کھڑی قبروں کی وادی کی طرف پرواز کر گئی یہ وادی وہاں سے کافی دور تھی راستے میں ریت کا طوفان بھی آیا۔ جھکڑ چلنے لگے ماریا کئی بار ہواؤں کی وجہ سے راستے سے ہٹ گئی۔ آخر بڑی مشکل سے وہ کھڑی قبروں کی وادی میں پہنچ گئی۔ کیا دیکھتی ہے کہ ویران میدان میں جگہ جگہ چھوٹی چھوٹی قد آور سائز کی دیواریں کھڑی ہیں ان دیواروں میں آدمیوں کو زندہ کھڑا کر کے ان کے اِردگرد دیوار چن دی گئی ہے اور وہ اندر دم گھٹ کر مر گئے تھے۔

ماریا نے ایک جگہ کچھ سپاہیوں کو دیکھا کہ گھوڑوں سے اتر کر کھڑے ہیں۔ ماریا تیزی سے وہاں پہنچی۔ دیکھا کہ سارکا اور ملکہ صبا کو کھڑا کر کے ان کے اِردگرد گارے چونے سے اینٹ پتھر لگائے جا رہے تھے۔ انہیں ہاتھ پاؤں باندھ کر ایک ستون کے ساتھ جکڑ دیا گیا تھا۔ تاکہ ہاتھ پاؤں نہ ہلا سکیں ان کی گردنوں تک دیوار پہنچ گئی تھی ماریا نے سپاہیوں کے سروں کے اوپر منڈلا کر ایک جائزہ لیا یہ کل سات سپاہی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تھے چار آدمی سارکا اور ملکہ صبا کے گرد دیوار چن رہے
تھے مزدور جلدی جلدی گارا چونا اینٹیں پکڑاتے جاتے
تھے معمار جلدی جلدی دیوار بنا رہا تھا۔ ماریا کے دیکھتے دیکھتے
سارکا کا سر دیوار کے اندر غائب ہو گیا اس نے چیخ کر کہا۔

" خدا تم سے اس ظلم کا بدلا ضرور لے گا "

ملکہ صبا خاموش تھی۔ ایک عالیشان ملکہ کو خاموش ہی رہنا
چاہیے تھا۔ بلند کردار اور اعلیٰ ترین جذبات اور پاکیزہ
خیالات والے لوگ موت سے کبھی نہیں گھبراتے وہ موت
کو کچھ نہیں سمجھتے اور مرتے وقت بھی اپنے وقار کو برقرار رکھتے
ہیں پھر ملکہ صبا کے اردگرد دیوار بند کر دی گئی ماریا کو معلوم تھا
کہ اس چھوٹی سی دیوار کے اندر اتنی آکسیجن ضرور موجود رہے
گی کہ ملکہ اور سارکا پانچ منٹ تک زندہ رہ سکیں اس کے
بعد آکسیجن ختم ہو جائے گی اور ان پر غشی چھا جائے گی اور
پھر وہ کاربن ڈائی آکسائیڈ کی وجہ سے مر جائیں گی۔

ماریا چاہتی تھی کہ کسی کو پتہ نہ چلے اور وہ سپاہیوں کے
وہاں سے جانے کے بعد ملکہ صبا اور سارکا کو دیواروں میں
سے باہر نکالے مگر اسے بہت جلد پتہ چل گیا۔ کہ سپاہی
وہاں سے نہیں جا رہے انہیں حکم دے کر بھیجا گیا تھا کہ
وہ ایک گھنٹے تک دیواروں کے سامنے بیٹھے رہیں چنانچہ

ملکہ اور کنیز کو دیواروں میں گاڑ دینے کے بعد سپاہی وہاں
بوری بچھا کر بیٹھ گئے اور ایک دوسرے سے ہنس ہنس کر
باتیں کرنی شروع کر دیں۔ اب ماریا نے ملکہ اور سارکا کو
وہاں سے نکالنے کا فیصلہ کر لیا اس نے پہلا کام یہ کیا کہ ملکہ
صبا کی دیوار کے پیچھے جا کر ایک پتھر اکھاڑ ڈالا اس کا کسی کو
پتہ نہ چل سکا۔ اس کے بعد ماریا نے سارکا کی دیوار کے پیچھے
سے ایک پتھر اکھاڑ دیا تاکہ تازہ ہوا اندر جاتی رہے پھر
وہ سارکا کی دیوار میں داخل ہو گئی سارکا ستون کے ساتھ بندھی
نیم بے ہوش تھی۔ ماریا نے اس کے کان میں کہا۔

" سارکا میں مقدس روح ہوں۔ میں آ گئی ہوں میں نے
پیچھے دیوار میں سوراخ کر دیا ہے۔ جہاں سے تمہیں ہوا آتی
رہے گی "

سارکا نے آہستہ سے آنکھیں کھول دیں۔ کیونکہ سوراخ میں سے تازہ
ہوا نے اندر آنا شروع کر دیا تھا سارکا کچھ کہنے لگی تو ماریا نے
اس کو بولنے سے منع کیا اور سرگوشی میں کہا۔

" میں نے ملکہ صبا کی دیوار میں بھی ہوا کے لیے سوراخ کر
دیا ہے۔ وہ زندہ رہے گی۔ میں سپاہیوں کے یہاں سے
چلے جانے کا انتظار کر رہی ہوں۔ میں چاہتی ہوں کہ کسی کو
تمہارے بھاگ جانے کا پتہ نہ چل سکے یورانس اور اس

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کے سپاہی دیوار کو دیکھ کر یہی سمجھیں کہ ملکہ صبا اور سارکا
اسی میں دفن ہیں۔ اب تم تھوڑی دیر خاموشی سے کھڑی رہو
میں تمہارے ہاتھ پاؤں کھول دیتی ہوں۔

اور ماریا نے سارکا کے ہاتھ پاؤں کھول دیئے دیوار کے اندر جگہ اتنی تنگ تھی کہ وہ بیٹھ نہیں سکتی تھی پھر بھی ہاتھ پاؤں کے کھل جانے سے سارکا کو سکون ہوا پھر سوراخ میں سے تازہ ہوا بھی اندر آ رہی تھی اس کی جان میں جان آ گئی۔

ماریا نے کہا

" اب میں ملکہ صبا کی دیوار میں جا رہی ہوں۔"

اور ماریا باہر نکل کر ملکہ صبا کی دیوار میں آ گئی

ملکہ صبا کو بھی سوراخ میں سے آتی ہوا نے کافی سکون عطا کیا تھا ملکہ حیران تھی کہ یہ دیوار میں نیچے سے کس نے پتھر اکھاڑ کر تازہ ہوا کے لئے جگہ بنا دی ہے وہ اسی نتیجے پر پہنچی کہ یہ کوئی ملکہ کا خیر خواہ اور وفادار غلام ہوگا ماریا کو یہ اندیشہ بھی تھا کہ کہیں ملکہ صبا اپنے کسی خیر خواہ کو آواز نہ دے دے یہ سمجھ کر کہ باہر کوئی دشمن سپاہی نہیں ہوگا۔ چنانچہ ماریا نے ملکہ صبا سے بات کرنے کا فیصلہ کیا۔

اور اس کے کان میں سرگوشی کی "

ملکہ عالیہ!

میں ایک نیک روح ہوں۔ یہاں سے گذر رہی تھی کہ آپ کی یہ حالت دیکھ کر آ گئی میں نے دیوار میں سوراخ کر دیا ہے۔ جس سے ہوا آ رہی ہے۔ آپ گھبرائیں نہیں ابھی سپاہی باہر بیٹھے ہوئے ہیں۔ جونہی وہ اٹھ کر گئے میں دیوار گرا دوں گی

ملکہ صبا نے آہستہ سے پوچھا

" اے نیک روح تمہارا شکریہ! یہ بتاؤ کہ میری کنیز کس حال میں ہے؟ اِسے بھی بچانا۔"

ماریا نے کہا۔

" میں اس کی دیوار میں بھی سوراخ کر کے اس کو تسلی دے آئی ہوں اب میں باہر نکل کر سپاہیوں کو دیکھتی ہوں کہ وہ جاتے ہیں کہ نہیں "

اور ماریا باہر نکل آئی۔ باہر سپاہی بیٹھے اس طرح خوش گپیاں کر رہے تھے۔ ہنس ہنس کر ایک دوسرے سے مذاق کر رہے تھے ماریا نے سوچا کہ یہ تو یہاں بہت دیر لگا دیں گے انہیں کسی طرح یہاں سے بھگا دینا چاہیئے۔ ماریا نے ارد گرد دیکھا وہاں کتنی ہی دیواریں یعنی کھڑی قبریں تھیں جن پر گھاس بھی اگ آئی تھی ان دیواروں کے اندر ان بدقسمت لوگوں کے ڈھانچے ستون کے ساتھ کھڑے تھے جن کو دیوار

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہیں ستون کے ساتھ باندھ کر زندہ چن دیا گیا تھا
ماریا نے دیکھا کہ ایک پرانی کھڑی قبر ان سپاہیوں
کے قریب ہی تھی اس قبر کی اینٹوں میں بھی جگہ جگہ
خشک گھاس اُگ رہی تھی ماریا نے اس دیوار کی اُوپر
کی دو اینٹیں اکھاڑ ڈالیں۔ نیچے مُردے کی کھوپڑی نظر آئی
ماریا نے کھوپڑی کو باہر نکال لیا اور پھر منہ سے ایک
ڈراؤنی آواز نکالی سپاہی یک دم خاموش ہو گئے اور پرانی
دیوار کی طرف دیکھنے لگے

ماریا نے عین اس وقت دیوار کے اوپر مُردے کی
کھوپڑی رکھ دی۔

مُردے کی کھوپڑی دیکھ کر سپاہی ڈر گئے
ایک سپاہی نے کہا۔

"ارے یہ کوئی جادوگری ہے۔"

"بیٹھے رہو"

ماریا نے کھوپڑی کو اٹھا کر ہوا میں اچھال دیا۔ ساتھ ہی چیخ
کی آواز نکالی۔

کھوپڑی سپاہیوں کے اوپر گری۔ سپاہی گھبرا کر اٹھے
اور گھوڑوں کی طرف دوڑے۔

ماریا نے دوسری چیخ مار کر کہا۔ میں تمہیں کھا جاؤں گی

سپاہی گھوڑوں پر بیٹھے اور سرپٹ دوڑتے بھاگ گئے
ماریا نے دیکھا کہ سپاہی میدان سے نکل کر کافی دور چلے
گئے ہیں تو وہ ملکہ صبا کی دیوار کی طرف بڑھی۔

O

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

خونی برج

ماریا نے ملکہ صبا کی دیوار کی اینٹیں نکال دیں۔
اس کے بعد سارکا کی دیوار میں اینٹیں نکال کر اتنی جگہ بنادی کہ وہ باہر آسکے۔ جب دونوں دیواروں میں سے باہر نکل آئیں تو ماریا نے کہا

ملکہ صبا!

"اب میں تمہیں یہ بتانا چاہتی ہوں کہ میں نے سارکا کو یہ بتایا تھا کہ میں تمہاری والدہ کی روح ہوں۔ مگر ایسا نہیں ہے میں ایک آزاد روح ہوں اور میرا نام ماریا ہے
اب تم مجھے یہ بتاؤ کہ تم سمرقند جانا چاہتی ہو۔ یا اسی جگہ رہ کر یورانس کا مقابلہ کرنا چاہتی ہو"

ملکہ صبا اور سارکا وہیں کھڑی تھیں
سارکا بولی۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں اس دیوار کی پھر سے مرمت کر دینی چاہیے تاکہ یورانس کے آدمی یہی سمجھیں کہ ہم ان کوٹھڑی قبروں میں بند ہیں۔ پھر ہم آزادی سے کوئی منصوبہ بنا سکیں گی"

ان تینوں نے مل کر دونوں دیواروں کی اکھڑی ہوئی اینٹیں اور پتھر واپس لگا کر دیواروں کو ٹھیک ٹھاک کر دیا
ملکہ صبا نے ماریا سے کہا

"تم مجھے دکھائی نہیں دے رہی ہو۔
ماریا بہن!
مگر تم جو کوئی بھی ہو تم نے میری جان بچائی ہے میں تمہارا جتنا بھی شکریہ ادا کروں کم ہے۔

ماریا نے کہا!

اس کی خاص ضرورت نہیں ملکہ صبا۔
"تم مجھے یہ بتاؤ کہ اب تمہارا کیا منصوبہ ہے؟

سارکا کہنے لگی!

" ماریا بہتر یہ ہے کہ ہم کسی پوشیدہ جگہ پر بیٹھ کر باتیں کریں یہاں یورانس کے سپاہیوں کے واپس آنے کا خطرہ ہے

وہ تینوں کوٹھڑی قبروں سے نکل کر ایسی ویران جگہ پر آگئیں جہاں ایک برج بنا ہوا تھا۔ ملکہ صبا نے بتایا کہ اس برج کو ان کے آباؤ اجداد نے قافلوں کو راستہ دکھانے کے لیے بنایا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تھا لیکن اس برج کے اوپر سے ایک خانہ بدوش لڑکی گر کر ہلاک ہو گئی۔ تب سے لے کر آج تک اس برج کو منحوس سمجھا جاتا ہے۔ اور قافلوں نے اپنا راستہ بدل لیا۔ اب اِدھر سے کوئی قافلہ نہیں گزرتا۔

ماریا نے کہا۔

"یہ جگہ منصوبہ بنانے کے لئے محفوظ ہے۔"

وہ برج کے اندر آگئیں۔ اندر گول کمرہ تھا جو گرد سے اٹا ہوا تھا۔

ملکہ صبا کہنے لگی۔

ماریا! اگر تم ہماری مدد کرو تو ہم اسی شہر میں رہ کر یورانس پر فتح حاصل کر سکتے ہیں۔

ماریا نے کہا!

"میں تمہاری مدد کرنے پر تیار ہوں کیونکہ یہ تمہارا ملک ہے اور یورانس باہر سے آیا ہے اس نے تمہارے ملک پر حملہ کر کے قبضہ کر لیا ہے۔"

سارکا اور ملکہ صبا کو خوشی ہوئی کہ ماریا ان کی مدد کے لئے تیار ہو گئی ہے اب انہوں نے ایک اسکیم بنائی۔ اسکیم یہ تھی کہ ماریا کسی طرح محل میں جا کر یورانس کو قید میں ڈال دے اور ملکہ صبا کے وفادار سپہ سالار سلیوکس سے بات کر کے دشمن کی فوجوں پر حملہ کر کے انہیں ملک سے بھگا دے

ماریا نے کہا

"میں یورانس کو قابو کرنے جاتی ہوں۔ مگر کیا تم اسی برج میں رہو گی"

"یہاں رہنے میں کیا حرج ہے! ملکہ صبا نے کہا۔

ماریا بولی!

"یہ خونی برج ہے تمہارے کہنے کے مطابق یہاں ایک خانہ بدوش لڑکی کا خون ہو چکا ہے۔ ہو سکتا ہے اس کی بد روح یہاں تمہیں پریشان کرے۔

ملکہ صبا نے مسکرا کر کہا۔

"میں ان باتوں پر یقین نہیں رکھتی۔"

ماریا نے خوش ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں محل کی طرف جاتی ہوں۔"

سارکا اور ملکہ صبا کو خونی برج میں چھوڑ کر ماریا شاہی محل کی طرف چل دی۔

شاہی محل میں یورانس دربار لگائے تخت پر بیٹھا تھا اس کے سامنے ایک نوجوان گڈریئے کو پیش کیا گیا۔ اس پر الزام لگایا گیا تھا کہ اس گڈریئے نے شاہی فوج کے ایک سپاہی کو مار ڈالا ہے۔

گڈریئے نے ہاتھ جوڑ کر کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"بادشاہ سلامت! میں نے سپاہی کو ہلاک نہیں کیا ہے وہ گاؤں کی ایک لڑکی کو پکڑنے کے لئے اس کے پیچھے دوڑا تھا کہ پتھر سے اس کا پاؤں ٹکرایا۔ اور وہ پہاڑی سے نیچے کھڈ میں گر پڑا"

سپاہی نے کہا! حضور انور۔ یہ گڈریا جھوٹا ہے اس نے ہمارے سپاہی کو پہاڑی سے دھکا دے کر گرایا تھا۔ جس سے وہ مر گیا۔

یورانس نے حکم دیا۔

"اس گڈریئے کا سر اڑا دیا جائے۔"

نوجوان گڈریا رونے لگا۔

"حضور انور! میں بے گناہ ہوں۔ مجھے چھوڑ دیں۔ میں نے کسی کا خون نہیں کیا۔

یورانس نے ہاتھ اٹھا دیا۔

"اسے لے جا کر ابھی گردن اڑا دو۔"

سپاہی بے گناہ گڈریئے کو گھسیٹتے ہوئے باہر لے گئے

باہر اس کی بوڑھی ماں نے رو رو کر کہا۔

خدا کے لئے میرے بچے کو نہ ماریں۔ یہ بے قصور ہے اسے چھوڑ دیں۔ اسے نہ ماریں۔

مگر سپاہی ماں کی فریاد کو کیا سمجھتے سے بھلا۔ وہ گڈریئے کو پکڑ کر ایک جگہ پر لے گئے۔ اسے زمین پر بٹھا کر گردن زبردستی نیچے کر دی گئی۔ سپاہی نے تلوار نکال لی۔ ماریا یہ سب کچھ دیکھ رہی تھی وہ ایک بے گناہ نوجوان کا خون ہوتے نہیں دیکھ سکتی تھی وہ سپاہیوں کے ساتھ ساتھ میدان تک آئی تھی جونہی سپاہی نے گڈریئے کا سر قلم کرنے کے لئے تلوار نیام سے نکالی۔ ماریا نے سپاہی کے ہاتھ سے جھٹکا دے کر تلوار چھین لی۔ تلوار اس کے ہاتھ سے غائب ہو گئی۔ سپاہی ہکا بکا ہو کر اِدھر اُدھر دیکھنے لگا۔

دوسرا سپاہی بولا!

"یہ لو میری تلوار اور اپنے بادشاہ یورانس کا حکم پورا کرو۔"

دوسری بار بھی ماریا نے تلوار اس کے ہاتھ سے غائب کر دی اب باقی سپاہیوں نے نیزے تان لیے اور گڈریئے کو قتل کرنے کے لئے آگے بڑھے۔ ماریا نے لپک کر گڈریئے کو اٹھا لیا ماریا کے کاندھے پر آتے ہی گڈریا نظروں سے غائب ہو گیا۔ یہ ماجرا دیکھ کر سپاہی ششدر ہو کر رہ گئے۔ پہلے تو وہ گم سم ہو کر ایک... دوسرے کا منہ تکنے لگے۔ کہ گڈریا کوئی جنّ تھا یا بھوت! پھر وہاں سے بھاگ اٹھے اور یورانس کے سپہ سالار کو جا کر خبر دی۔ یہ سپہ سالار یورانس کا اپنا سپہ سالار تھا۔ ملکہ صبا کا سپہ سالار قید میں ڈال دیا گیا تھا۔ ماریا نے گڈریئے کو لیا اور شہر سے اڑتی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہوئی باہر صحرا میں آگئی۔ گڈریا بے ہوش ہو چکا ہوا تھا۔ ماریا نے گڈریے کو ریت پر ڈال دیا اور جب گڈریے کو ہوش آیا

تو ماریا نے کہا!

"میں نے خدا کے حکم سے تمہاری جان بچائی ہے۔ کیونکہ تم واقعی بے گناہ تھے۔ اب تم بتاؤ کہ کہاں جاؤ گے؟

گڈریا پہلے تو ماریا کی غیبی آواز سن کر ڈر گیا۔ جب ماریا نے اسے حوصلہ دیا۔

تو کہنے لگا۔

"میں دوسرے ملک میں اپنی خالہ کے پاس جاؤں گا۔ میری ماں وہاں پہنچ جائے گی۔"

ماریا نے کہا!

"میں تجھے آدھا راستہ چھوڑ آتی ہوں"

گڈریے نے کہا۔

"تمہارا شکریہ! نیک روح۔ میں یہاں سے اکیلا ہی چلا جاؤنگا

اور گڈریا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہوئے دوسرے ملک کی طرف روانہ ہو گیا۔ ماریا واپس یورانس کے محل میں آگئی وہ سب سے پہلے ملکہ صبا کے وفادار سپہ سالار سے ملنا چاہتی تھی وہ قلعے کے تہہ خانے میں آگئی۔ یہاں ایک کوٹھری میں اس نے ایک مضبوط جسم والے آدمی کو زنجیروں میں جکڑے بے بسی کی حالت میں پڑے دیکھا۔ ماریا نے اس کے قریب جا کر کہا۔

"مجھے ملکہ صبا نے تمہارے پاس بھیجا ہے۔ میں یہ پیغام لے کر آئی ہوں۔ کہ تم ملک پر دوبارہ قبضہ کرنے اور دشمن کو ملک سے نکال دینے کے لئے تیار ہو جاؤ۔"

سپہ سالار ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

ماریا نے کہا۔

"تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں میں ملکہ صبا کے خاندان کی ایک نیک روح ہوں۔ اور اس کی مدد کو آئی ہوں

سپہ سالار بولا!

"میں قید میں رہ کر کیا کر سکتا ہوں۔

ماریا نے کہا۔

"تمہیں میں یہاں سے آزاد کر دوں گی۔ تمہیں یہاں سے نکل کر اپنے وفادار سپاہیوں کو اکٹھا کرنا ہوگا میں یورانس کو یا تو قابو میں کروں گی یا اسے ختم کر ڈالوں گی

سپہ سالار کہنے لگا۔

"تم کسی طرح مجھے اس کے پاس پہنچا دو۔ میں خود ہی اسے ہلاک کروں گا۔ یہ میرا کام ہے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ماریا نے اسی وقت سپہ سالار کی زنجیریں توڑ ڈالیں سپہ سالار نے کہا۔ اب مجھے بتاؤ کہ یورانس اس وقت کہاں ہوگا۔"

ماریا نے اسے بتایا۔ کہ وہ شاہی دربار میں ہے۔ سپہ سالار کہنے لگا مجھے انتظار کرنا ہوگا۔ جب وہ اپنے کمرے کی طرف جائے تو میں اس پر حملہ کروں گا۔

ماریا بولی۔

"میں تمہیں تلوار لا کر دیتی ہوں۔"

ماریا باہر آگئی۔ باہر پہرے دار پہرے پر کھڑا تھا ماریا نے اس کو بے ہوش کر کے اس کی تلوار لا کر سپہ سالار کو دے دی۔۔

سپہ سالار تہہ خانے سے باہر نکل آیا۔ وہ راہ داری سے گذر رہا تھا۔ پھر وہ پرانے قلعے کے بڑے کمرے میں پہنچ گیا یہاں اس کے وفادار سپاہی زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے۔ ماریا کی مدد سے سپہ سالار نے اپنے تمام سپاہیوں کو آزاد کرایا اور انہیں تاکید کی کہ اس کی آواز سن کر وہ اسی وقت حملہ کر دیں پھر وہ دربار کی طرف بڑھا۔ بادشاہ یورانس دربار سے نکل کر اپنے کمرے کی طرف جا رہا تھا سپہ سالار ایک ستون کے پیچھے چھپ گیا جونہی یورانس اس کے قریب سے گذرا۔ سپہ سالار نے تلوار کے ایک ہی وار سے اس کو ختم کر دیا پھر بلند آواز سے نعرہ لگایا اس کے وفادار سپاہی قلعے سے نکل کر محل کی طرف دوڑ پڑے

دیکھتے دیکھتے وہاں جنگ شروع ہوگئی۔ تھوڑی ہی دیر میں ملکہ صبا کے وفادار سپاہیوں نے محل پر قبضہ کر لیا۔ سپہ سالار نے اپنی باقی فوج کو بھی ہتھیار دیئے اور قلعے پر دھاوا بول دیا گھمسان کی جنگ کے بعد قلعے پر بھی قبضہ کر لیا گیا۔ یہ سارا کام دوپہر تک ختم ہوگیا۔

"اب میں جا کر ملکہ صبا کو خوشی کی خبر سناتی ہوں"

ماریا سیدھی خونی برج میں آگئی اس نے ملکہ صبا کو خوش خبری سنائی۔ کہ اس کی وفادار فوجوں نے یورانس کو ہلاک کر کے تخت پر قبضہ کر لیا ہے ملکہ صبا بہت خوش ہوئی۔ سارکا وہاں نہیں تھی ماریا نے اس کے بارے میں پوچھا تو ملکہ صبا نے کہا وہ صحرا میں میرے لیے چھاگل میں پانی لینے گئی ہوئی ہے۔

مگر مجھے جلدی محل میں پہنچنا ہوگا۔ میں جا رہی ہوں تم سارکا کو لے کر آجانا

ملکہ صبا گھوڑے پر بیٹھی اور اسے سرپٹ دوڑاتی شاہی محل کی طرف روانہ ہوگئی۔

ماریا خونی برج میں اکیلی رہ گئی۔ وہ سارکا کو دیکھنے خونی برج سے نکل کر صحرا کی طرف گئی۔ سارکا اسے کہیں نہ دکھائی دی دور ایک جگہ کھجوروں کے درختوں کے نیچے ایک چشمہ بہہ رہا تھا سارکا یہاں بھی نہیں تھی۔ ماریا نے قریب آکر دیکھا چشمے کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کنارے پتھروں پر ملکہ صبا کی چھاگل پڑی تھی۔ مگر سارکا وہاں پر نہیں تھی۔

ماریا کو تشویش ہوئی۔ اس نے ریت پر سارکا کے پاؤں کے نشان دیکھے جو چشمے سے آگے جا رہے تھے ماریا ان قدموں کے نشانوں کے ساتھ آگے بڑھی۔ کچھ دور جانے پر سارکا کے قدموں کے نشان غائب ہو گئے

ماریا کو تعجب ہوا!

کہ صحرا میں اچانک پاؤں کے نشان کیسے غائب ہو گئے ہیں۔

سارکا کہاں چلی گئی تھی!

یہ ایک وفادار کنیز تھی ملکہ صبا کے لئے اس نے بڑی تکلیفیں برداشت کی تھیں۔ اس کا ملنا بہت ضروری تھا۔ ماریا نے اسے صحرا میں پرواز کر کے دُور دُور تک دیکھا۔ مگر سارکا کا کہیں نشان تک نہ ملا۔ ماریا واپس خونی برج میں آ گئی کہ شاید سارکا وہاں پہنچ گئی ہو۔ مگر خونی برج خالی تھا۔ سارکا وہاں بھی نہیں تھی

ماریا اب شاہی محل کی طرف چلی گئی کہ شاید سارکا وہاں چلی گئی ہو۔ شاہی محل میں ہر طرف خوشیاں منائی جا رہی تھیں ملکہ صبا تخت پر تاج سر پر رکھے بیٹھی تھی۔ وفادار سپہ سالار اس کی دائیں جانب بیٹھا تھا۔ ماریا نے سارا محل دیکھ ڈالا اسے سارکا

کہیں نہ ملی کچھ دیر بعد جب ملکہ صبا اپنے کمرے میں آئی تو ماریا نے سارکا کے بارے میں دریافت کیا

ملکہ صبا کہنے لگی:

"یہاں تو وہ نہیں آئی۔ کیا وہ خونی برج میں بھی نہیں ہے!"

ماریا نے کہا۔

"وہ مجھے کہیں نہیں ملی۔ میں اسے تلاش کروں گی کہیں وہ کسی مصیبت میں نہ پھنس گئی ہو۔"

یہ کہہ کر ماریا شاہی محل سے نکل کر خونی برج کی طرف اڑ گئی اس وقت صحرا میں سورج غروب ہو رہا تھا شام کا ہلکا ہلکا اندھیرا بڑھنے لگا تھا۔ ماریا برج میں آ گئی۔ برج خالی تھا۔ وہ اس کے اوپر والے کمرے میں گئی۔ یہاں سے خانہ بدوش لڑکی گر کر ہلاک ہوئی تھی۔ یہاں بھی کوئی نہیں تھا۔ ماریا نیچے والے کمرے میں آ گئی۔ تھوڑی دیر بعد اندھیرا ہو گیا۔ رات چھا گئی ماریا واپس جانے کے بارے میں سوچ رہی تھی۔ اسے کسی لڑکی کے ہنسنے کی آواز سنائی دی۔

ماریا نے غور سے سنا۔

آواز اوپر والے کمرے سے آئی تھی۔ ماریا تیزی سے اوپر آ گئی اوپر والا کمرہ بالکل خالی تھا ماریا خاموش ہو کر ایک طرف کھڑی ہو گئی۔ اتنے میں اسے ایک بار پھر لڑکی کی ہنسی کی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

آواز سنائی دی۔ ماریا نے بلند آواز میں کہا۔
"تم کون ہو؟
جو کوئی بھی ہو مجھ سے بات کرو۔ میں سارکا کی تلاش میں
ہوں؟
کیا تم سارکا ہو؟
لڑکی کی پر اسرار آواز آئی "
سارکا اب تمہیں کبھی نظر نہیں آسکے گی۔ وہ اس برج
سے گر کر خودکشی کرے گی۔
ماریا نے کہا۔
"کیا تم اس خانہ بدوش لڑکی کی روح ہو؟ جو یہاں سے
گر کر مر گئی تھی"
لڑکی کی آواز آئی۔
"میں اسی لڑکی کی روح ہوں"
ماریا نے کہا۔
سارکا کا اس میں کوئی قصور نہیں ہے۔ تم نے اسے کیوں
پکڑ رکھا ہے۔ تم اسے کیوں مارنا چاہتی ہو!
خانہ بدوش لڑکی کی آواز آئی۔
ماریا!
میں جانتی ہوں تم کون ہو۔ بہتر یہی ہے کہ تم یہاں سے
چلی جاؤ کیونکہ میں ایک عرصہ سے کسی ایسی لڑکی کی تلاش
میں تھی جو کنواری ہو۔
میری روح ایک عرصے سے بھٹک رہی ہے اگر میں کسی
کنواری لڑکی کو مجبور کر کے خونی برج سے خودکشی۔۔۔
کروانے پر کامیاب ہو جاتی ہوں۔ تو میری روح کو
سکون مل جائے گا۔
میں نے سارکا کو اپنے قبضے میں کر رکھا ہے۔
ماریا بڑی پریشان ہوئی۔
سارکا کی زندگی خطرے میں تھی۔ ماریا کو معلوم تھا کہ بد روحیں
اسی قسم کا کام کیا کرتی ہیں۔ وہ سارکا کو زندہ نہیں چھوڑے
گی۔
ماریا نے حکمت عملی سے کام لینے کا فیصلہ کیا اور بولی۔
"بہت بہتر ہے۔ میں جاتی ہوں۔ تم کو جو کرنا ہے کرو
میں تمہارے کام میں دخل نہیں دوں گی"
اور ماریا وہاں سے فضا میں بلند ہو گئی۔ کافی بلندی پر جا کر اس
نے ایک گول دائرے میں چکر لگایا اور آہستہ آہستہ نیچے آنے
لگی پھر خونی برج کی ایک جانب ہوا میں رک کر نیچے اندھیرے
میں تکنے لگی۔ اس نے دیکھا کہ ایک لڑکی برج کی آخری منزل
پر آکر کھڑکی میں کھڑی ہے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ماریا نے اسے پہچان لیا۔ یہ سارکا تھی۔

ماریا جانتی تھی کہ خانہ بدوش بدروح بھی وہاں قریب ہی ہوگی۔ اس لیے وہ محتاط ہوگئی۔

سارکا کھڑکی میں سے نیچے کھڈ میں جھانکنے لگی۔ پھر کھڑکی میں کھڑی ہوگئی۔ وہ نیچے چھلانگ لگا کر خودکشی کرنے والی تھی۔

ماریا تیار ہوگئی۔

جونہی سارکا نے چھلانگ لگائی۔ ماریا نے غوطہ لگایا اور سارکا کو زمین پر گرنے سے پہلے ہی اٹھا لیا۔ ماریا کے ہاتھوں میں آتے ہی سارکا غائب ہوگئی۔

اس کے ساتھ ہی خانہ بدوش بدروح کی چیخ بلند ہوئی سارکا کا جسم کانپ رہا تھا۔ اسے ہوش آچکا تھا۔ وہ کچھ پوچھنے والی تھی۔ کہ ماریا نے کہا۔

"خاموش رہو سارکا۔"

سارکا چپ ہوگئی۔ وہ سمجھ گئی کہ ماریا نے اسے اٹھا رکھا ہے۔ اب اسے یاد آگیا۔ اس کے کانوں میں کوئی عورت بار بار کہہ رہی تھی کہ اوپر کھڑکی میں سے کود کر خودکشی کر لو تمہارے لیے خودکشی بہترین شے ہے۔

سارکا ماریا کے بازوؤں میں خاموش تھی۔

ماریا آہستہ آہستہ شاہی محل کی طرف کھسکنے لگی

خانہ بدوش لڑکی کی بدروح کی چیخ ایک بار پھر بلند ہوئی ماریا بھی اپنی جگہ سے ہل گئی۔ ابھی وہ شاہی محل سے تھوڑی ہی دور تھی اس کو ایسے لگا جیسے کوئی اسے جھٹکے دے رہا ہے۔ وہ فضا میں اوپر آگئی۔

ستارے چمک رہے تھے۔ بادل کا کہیں نام و نشان تک نہیں تھا لیکن اچانک سیاہ بادل کا ایک ٹکڑا نمودار ہوا اور ماریا اس میں چھپ گئی۔

ماریا تیزی سے نیچے آگئی۔ بادل کے ٹکڑے میں سے بجلی کڑکی اور ماریا کے بالکل قریب سے ہوتی ہوئی زمین پر گری ایک دھماکہ ہوا اور سارا صحرا گونج اٹھا۔

سارکا ماریا کے بازوؤں میں لرز رہی تھی اگرچہ وہ غائب تھی مگر ماریا کو اس کے جسم کی لرزش صاف ظاہر ہو رہی تھی ماریا نے ہمت نہ ہاری اور بادل کے ٹکڑے سے بچ کر آگے پرواز کرتی رہی۔ جب وہ شاہی محل کے قریب آئی تو بادل کا ٹکڑا غائب ہوگیا پھر زور سے ماریا کو خانہ بدوش بدروح کی آواز سنائی دی۔

ماریا!

میں سارکا کو اب کچھ نہیں کہوں گی۔ مگر تم سے ضرور بدلہ لونگی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ماریا نے اس کا کوئی جواب نہ دیا اور سامر کا کو محل میں
ملکہ صبا کے پاس پہنچا دیا۔ پھر اُسے تاکید کی کہ وہ خونی
برج کی طرف کبھی نہ جائے۔ ملکہ صبا سے اجازت لے
کر ملک یونان کے شہر سارگیان کی طرف روانہ ہو گئی۔
یہاں عنبر، کیٹی، تھیو سانگ اور جولی سانگ گئے تھے۔
کیونکہ اس شہر کے یونانی گورو کے پاس ناگ قید تھا۔
اب ہم ماریا کو راستے میں چھوڑتے ہیں اور عنبر کیٹی
تھیو سانگ اور جولی سانگ کی طرف آتے ہیں۔

وہ سفر کرتے ہوئے یونان کے شہر سارگیان پہنچ گئے
یہ سمندر کے کنارے پہاڑیوں میں گھرا ہُوا ایک چھوٹا
سا شہر تھا۔ جس کے سفید دو منزلہ مکان بڑے اچھے لگتے
تھے۔

شام کے وقت وہ شہر میں پہنچے۔ عنبر نے جاتے
ہی کہا۔

" فضا میں ناگ کی خوشبو نہیں ہے "

کیٹی بولی۔

" اس کی خوشبو کیسے آ سکتی ہے اسے تو
گورو نے بوتل میں بند کر رکھا ہے "

تھیو سانگ کہنے لگا۔

" تمہیں اس یونانی گورو کے مکان کو تلاش کرنا ہوگا۔
جولی سانگ نے کہا۔

" ابھی شام ہو رہی ہے۔ ہم لوگ کسی جگہ اپنا ٹھکانہ
بناتے ہیں۔ پھر ناگ کی تلاش میں نکلیں گے "
کیٹی نے مسکرا کر کہا۔

" جولی سانگ!
تمہیں ابھی معلوم نہیں ہے کہ ہم کس طرح کام کرتے ہیں
ہم اسی وقت ناگ کی تلاش شروع کریں گے "

عنبر بولا!

" کیٹی ٹھیک کہہ رہی ہے "

یہ سارے دوست سارگیان شہر میں سرائے تلاش
کرنے لگے۔ مگر وہاں کوئی سرائے نہیں تھی۔ مجبور ہو کر
انھوں نے سمندر کے کنارے ایک چھوٹی سی غار نما کھوہ
میں اپنا ٹھکانہ بنا لیا
عنبر بولا!

" میرا خیال ہے کہ میں یونانی گورو کی تلاش میں نکلتا
ہوں "

کیٹی نے کہا!

" وہ تو ہم سب کی شکلوں سے واقف ہے وہ ہمیں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دیکھ کر ناگ کو کہیں چھپا دے گا۔ اس لئے بہتر ہے کہ اس کی تلاش میں کوئی ایسا شخص جائے جس کو یونانی گورو نے نہ دیکھا ہو۔

جولی سانگ کہنے لگی

"میرا خیال ہے۔ اس نے مجھے نہیں دیکھا ابھی تک کیونکہ میں محل میں اس کے پاس نہ سامنے نہیں گئی تھی مجھے عیار پجاری نے اپنے منتر سے بے ہوش کر کے قید میں ڈال تھا تھا"

تھیو سانگ نے کہا!

"ٹھیک ہے یہ کام تمہیں ہی کرنا چاہیئے تم شہر میں جاؤ اور گورو کا مکان ڈھونڈو۔ ہم اسی جگہ ہوں گے۔

عنبر اور کیٹی نے جولی سانگ سے کہا کہ وہ پہلی بار اس قسم کی مہم پہ جا رہی ہے۔ اس لئے ہوشیار اور خبردار رہے۔

جولی سانگ مسکرا کر بولی۔

"میں خلائی مخلوق ہوں ایسی باتوں سے ڈرنے والی نہیں ہوں۔ تم فکر نہ کرو میں گورو کے مکان کا سراغ لگا کر ہی آؤں گی

عنبر اور کیٹی نے اسے یونانی گورو کا حلیہ اچھی طرح بتا دیا تھا۔ جولی سانگ چلی گئی۔

تو تھیو سانگ نے چونک کر کہا۔ بہتر ہوتا کہ میں بھی اس کے ساتھ جاتا۔ میں چھوٹا سا بن کر اس کی جیب میں بیٹھ جاتا اور اسے یونانی گورو کی شکل بتا دیتا۔"

عنبر اور کیٹی نے کہا۔ اب صبر کرو۔ جولی سانگ کو اکیلی کام کرنے کا بھی موقع ملنا چاہیئے۔

جولی سانگ شہر میں آگئی۔ شہر میں روشنی ہو رہی تھی دکانیں کھلی تھیں۔ لوگ آجا رہے تھے

یہ یونانی لوگ تھے۔ جولی سانگ نے محسوس کیا ایک آدمی جس نے لمبا کرتہ پہن رکھا ہے اس کا پیچھا کر رہا ہے

وہ خاموشی سے چلتی رہی۔

اس نے کئی جگہ لوگوں سے گورو کا حلیہ بتا کر اس کا پتہ پوچھا مگر کسی نے اس کا پتہ نہ بتایا۔

دوسری طرف اچانک کیٹی کو خیال آیا کہ مندر کے چھوٹے پجاری نے تو کہاں تھا کہ یونانی گورو شہر سے باہر سمندر کے کنارے ایک گول گنبد والے مکان میں رہتا ہے۔ اب تھیو سانگ اور عنبر بھی سر پکڑ کر بیٹھ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

گئے

عنبر بولا:

"تھیو سانگ! تم جولی سانگ کو لینے شہر جاؤ۔
میں یونانی گورو کے مکان کی طرف جاتا
ہوں۔"

"کیٹی تم اسی جگہ رہنا۔"

عنبر اسی وقت یونانی گورو کے مکان کی طرف چل پڑا
اور تھیو سانگ شہر کی طرف روانہ ہو گیا۔
کہ جولی سانگ کو واپس لائے۔

جولی سانگ شہر کے بازاروں میں سے گذرتی ایک
تنگ و تاریک گلی میں آگئی یہاں اسے محسوس ہوا کہ سا
ملبے کرتے والا پراسرار آدمی اب بھی اس کے پیچھے لگا
ہوا ہے۔ آگے جا کر گلی بند ہو گئی
جولی سانگ واپس مڑی ہی تھی۔ کہ پراسرار شخص ایک
اس کے سامنے آگیا۔

جولی سانگ مسکرائی!

اس احمق کو موت یہاں لے آئی ہے اس نے کہا۔

"تم کون ہو اور کیا چاہتے ہو!

پراسرار شخص بولا۔

"میرا نام یوگسٹ ہے۔ میں تمہیں اپنے ساتھ لے
جانے کے لئے آیا ہوں۔"

جولی سانگ نے پوچھا۔

"تم مجھے اپنے ساتھ کیوں کر لے جانا چاہتے ہو!
میں تمہیں جانتی تک نہیں۔

یوگسٹ ذرا سا مسکرایا۔ اور بولا۔

"مگر میں تمہیں جانتا ہوں۔
تم جولی سانگ ہو اور خلائی سیارے سے آئی ہو۔
"کیا میں جھوٹ بول رہا ہوں؟"

جولی سانگ بے حد حیران ہوگئی۔ کہ اس شخص کو کیسے
معلوم ہوگیا کہ وہ جولی سانگ ہے اور خلائی سیارے سے
زمین پر آئی ہے۔

اس نے کہا۔

"یوگسٹ! پھر تو تمہیں یہ بھی معلوم ہوگا کہ تم مجھے
گرفتار نہیں کر سکتے۔ اور میری طاقت کتنی زبردست
ہے۔

یوگسٹ نے اپنے بالوں میں انگلیاں پھیریں اور کہنے لگا
"میں تمہاری طاقت کو جانتا ہوں مگر تم میری
طاقت سے واقف نہیں ہو۔ بہتر یہی ہے کہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

خاموشی سے اس کونے والے مکان میں داخل ہو جاؤ۔ میں تمہیں اس مکان میں لے جانا چاہتا ہوں

جولی سانگ کو اس شخص کی ڈھٹائی پر سخت غصہ آگیا اس نے فوراً اپنی آنکھ سے شعاع نکال کر یوگسٹ پر ڈالی شعاع یوگسٹ کے جسم پر پڑتے ہی جولی سانگ نے اسے اوپر اٹھا کر زمین پر زور سے پٹخنے کی کوشش کی مگر وہ یہ دیکھ کر پریشان ہو گئی

کہ یوگسٹ اپنی جگہ پر ویسے ہی کھڑا رہا اس پر سفید شعاع کا کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔

یوگسٹ نے ہنس کر کہا۔

"تمہارے پاس جو دوسری طاقت ہے اسے بھی آزما کر دیکھ لو

تاکہ تمہارے دل میں کوئی حسرت باقی نہ رہے۔

جولی سانگ نے۔

"فوراً اپنی آنکھ سے نیلی شعاع نکال کر یوگسٹ پر پھینکی جولی سانگ کی آنکھ سے نیلی شعاع ایک راکٹ کی طرح دوسرے کو لگا کرتی تھی۔ مگر اس شعاع کا بھی یوگسٹ پہ کوئی اثر نہ ہوا۔

وہ اسی طرح کھڑا مسکراتا رہا۔ اب تو جولی سانگ گھبرا گئی

یہ شخص اس سے زیادہ طاقت رکھتا تھا۔ اب جولی سانگ بھاگنے لگی تو یوگسٹ نے آگے بڑھ کر اسے دبوچ لیا۔

جولی سانگ نے اپنی خلائی جسمانی طاقت سے کام لینے کی کوشش کرتے ہوئے یوگسٹ کو اٹھا کر زمین پر دے مارنے کی کوشش کی مگر وہ اس میں کامیاب نہ ہو سکی۔

یوگسٹ نے قہقہہ لگا کر کہا

"جولی!

تم میرے آگے بے بس ہے۔ کمزور ہے۔

میں تم سے زیادہ طاقت ور ہوں۔

جولی سانگ نے لاچار ہو کر کہا۔

"آخر تو مجھے کیوں پکڑنا چاہتا ہے

یوگسٹ بولا!

"یہ تمہیں بہت جلد معلوم ہو جائے گا۔ چلو اس مکان میں داخل ہو جاؤ۔ وہاں کچھ مہمان تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔

جولی سانگ کیا کر سکتی تھی۔ چپکے سے مکان میں داخل ہو گئی وہ اندھیری ڈیوڑھی میں سے نکل کر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ایک نیم روشن کمرے میں آئی تو سامنے دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑے چار انسانی ہڈیوں کے ڈھانچے زور زور سے رونے اور تالیاں بجانے لگے۔ جولی سانگ کا سر چکرانے لگا۔ یوگسٹ اس کے پیچھے تھا۔ اس نے جولی سانگ کو تھام لیا۔

جولی سانگ بے ہوش ہو چکی تھی یوگسٹ نے جولی سانگ کو بازوؤں پر اٹھایا اور سیڑھیاں اتر کر ایک زمین دوز تنگ کوٹھڑی میں لاکر اسے زنجیر سے باندھا۔ اور طاق میں چراغ روشن کر کے کمرے کو تالا لگا کر چلا گیا۔

اب تھیو سانگ کی طرف آتے ہیں تھیو سانگ اپنی بہن جولی سانگ کی تلاش میں شہر کے بازاروں اور گلی کوچوں کے چکر لگا رہا تھا۔

رات جوں جوں اندھیری ہو رہی تھی گلیاں بازار سنسان ہونے لگے تھے اس نے شہر کا کونا کونا چھان مارا مگر اسے جولی سانگ کہیں نہ ملی حیرانی کی بات تھی کہ اسے جولی سانگ کی خاص خوشبو بھی نہیں آرہی تھی نا امید ہو کر وہ واپس کیٹی کے پاس چلا آیا۔ کیٹی نے جولی سانگ کی گمشدگی کا سنا تو اسے بہت فکر ہوئی۔

کہنے لگی!

"کہیں وہ کسی کے ہتھے نہ چڑھ گئی ہو مگر اس کے پاس تو طاقت ہے۔ وہ ہر مشکل سے نکل سکتی ہے۔"

تھیو سانگ غور سے ایک طرف دیکھتے ہوئے بولا!

"مجھے یوں لگ رہا ہے کہ اس کی طاقت بے اثر ہو گئی ہو گی۔"

کیٹی پریشان ہو گئی!

اب وہ عنبر کی واپسی کا انتظار کرنے لگے۔ کہ وہ آئے تو جولی سانگ کے بارے میں اس سے مشورہ کر کے کوئی قدم اٹھایا جائے۔

○

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

Shabbir ... Book Stall
Lalchandabad
Arifpurkhas

بوتل کا سانپ

عنبر بونانی گورو کی تلاش میں اس کے مکان پہ پہنچ گیا تھا۔

یہ مکان ساحل سمندر کے قریب ہی تھا اس کے اوپر ایک گول گنبد بنا ہوا تھا۔ وہاں اسے کوئی انسان نظر نہیں آ رہا تھا۔ مکان کے گنبد کی ایک کھڑکی میں دھیمی سی روشنی ہو رہی تھی عنبر مکان کے دروازے پر آگیا۔

دروازہ بند تھا۔ عنبر نے آہستہ سے دستک دی تھوڑی دیر کے بعد ایک عجیب سی شکل والے بوڑھے نے دروازہ کھول کر پوچھا

"کون ہو تم؟

عنبر نے کہا۔

"مجھے گورو جی سے ملنا ہے میں ملک ہندوستان سے آیا ہوں۔ اور ان کے لئے ایک ضروری پیغام لایا ہوں"

بوڑھے کی آنکھیں الو ایسی تھیں۔ کرخت آواز میں بولا۔

"گورو تو دو روز ہوئے مر گیا ہے اب یہاں میں رہتا ہوں۔

عنبر سوچ میں پڑ گیا۔

"بوڑھا دروازہ بند کرنے لگا۔ تو عنبر نے جلدی سے کہا

"کیا میں گورو جی کے کمرے کو ایک نظر دیکھ سکتا ہوں"؟

"کس لیئے؟ بوڑھے نے پوچھا۔

عنبر بولا۔

" اصل میں گورو جی کے پاس میرے گورو جی کی ایک امانت ہے۔ میرے گورو جی نے وہ امانت ان سے واپس منگوائی ہے۔

بوڑھے نے پوچھا۔

" وہ امانت کیا تھی؟

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر نے کہا۔

"بات یہ ہے کہ ہم لوگ سانپوں کی پوجا کرتے ہیں۔ تمہارے گورو ہندوستان میں آئے تھے تو میرے میرے گورو جی نے انہیں ایک خاص سانپ دیا تھا اب ہندوستان میں اس سانپ کا تہوار منایا جانے والا ہے اور میرے گورو جی کو اس خاص سانپ کی ضرورت ہے۔ کیونکہ اس سانپ کے بغیر ہم تہوار نہیں منا سکتے۔"

بوڑھا بولا۔

"اچھا تم بوتل والے سانپ کا ذکر کر رہے ہو۔"

"ہاں ہاں۔ وہی وہی۔

"تمہارے گورو جی۔ اِسے بوتل میں بند کر کے لے گئے تھے۔ عنبر نے جلدی سے کہا۔"

بوڑھا کہنے لگا۔

"تو وہ بوتل والا سانپ تو میں نے سنبھال کر صندوق میں رکھا ہوا ہے۔

"تم اندر آ جاؤ۔"

باہر کیوں کھڑے ہو۔

عنبر مکان کے اندر آ گیا۔ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس میں دیوار کے ساتھ ایک آتشدان بنا ہوا تھا اس آتش دان میں آگ نہیں جل رہی تھی بلکہ ایک سیاہ بلی بیٹھی اپنی زرد آنکھوں سے عنبر کو گھور رہی تھی۔ عنبر ایک چھوٹے سے تخت پوش پر بیٹھ گیا۔

"آپ مجھے جلدی سے بوتل والا سانپ لا کر دے دیں۔ کیونکہ مجھے جلدی واپس ہندوستان پہنچنا ہے"

بوڑھا بولا۔

"اتنے بے صبر کیوں ہو رہے ہو۔ میں دوسرے کمرے میں ہو کر آتا ہوں۔"

"صندوق میں بند ہے بوتل۔"

عنبر خاموش ہو گیا!

بوڑھا دوسرے کمرے میں چلا گیا دوسرے کمرے میں ایک زینہ اوپر جاتا تھا بوڑھا اوپر والی منزل میں آیا۔ تو وہاں یونانی گورو بیٹھا ہوا تھا یہ وہی یونانی گورو تھا۔ جو ناگ کو بوتل میں بند کر کے اپنے ساتھ لایا تھا۔

اور جس کے بارے میں بوڑھے نے کہا تھا کہ وہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

مر چکا ہے۔

اصل میں یونانی گورو نے اوپر گنبد کی کھڑکی میں سے عنبر کو آتے دیکھ لیا تھا اس نے اپنے بوڑھے نوکر کو یہ سب کچھ سکھا کر بھیجا تھا کہ اگر یہ شخص عنبر ناگ کے بارے میں کوئی بات کرے تو اسے اندر لے آنا۔ اگر ویسے ہی پوچھ کر چلا جائے تو جانے دینا۔

بوڑھے نے آتے ہی کہا۔

" گورو! یہ شخص بوتل والے سانپ کی تلاش میں آیا ہے۔

یونانی گورو کے چہرے پر فکر مندی کی شکنیں نمودار ہوئیں۔ آہستہ سے بولا۔

" اس کا مطلب ہے کہ یہ آسانی سے واپس جانے والا نہیں ہے۔ مجھے اس کو بھی بوتل میں بند کرنا ہوگا۔

بوڑھے نے کہا!

" میں اس شخص کی طاقت سے واقف ہوں۔ اس کا نام عنبر ہے۔ ضرور اس کے ساتھ تھیوسا بھی کہیں ہوگا۔ تم ایسا کرو جہاں یہ بیٹھا ہوا ہے اس

کے نیچے یہ سفوف کسی طرح ڈال دو۔

اور یونانی گورو نے اپنی صندوقچی میں سے ایک چھوٹی سی پڑیا نکال کر اس کا سفید سفوف بوڑھے کی ہتھیلی پر ڈال دیا۔ بوڑھا سفوف لے کر نیچے اتر گیا۔

عنبر نے بوڑھے کو دیکھا تو بولا۔

" کیا لے آئے ہو بوتل والا سانپ!

مکار بوڑھے نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا

" بوتل صندوق میں ہے میں اس کی چابی کہیں رکھ کر بھول گیا ہوں"

اور وہ کمرے میں چیزوں کو ادھر ادھر کر کے جیسے چابی تلاش کرنے لگ گیا ہے۔ پھر وہ زمین پر بیٹھ گیا اور اس تخت پوش کے نیچے ہاتھ مارنے لگا جس پر عنبر بیٹھا ہوا تھا۔ فوراً ہی بوڑھے نے ہتھیلی والا سفوف عنبر کے تخت کے نیچے ڈال دیا۔ اور جلدی سے باہر نکل کر بولا

" مل گئی چابی۔

بس تم بیٹھو۔ میں ابھی لایا تمہاری امانت۔

بوڑھا زینہ چڑھ گیا۔ عنبر کو محسوس ہوا کہ اس کے کانوں میں عجیب سی آواز آنے لگی۔ پہلے تو اس نے خیال نہ کیا لیکن یہ آواز ایک مسلسل چیخ کی شکل میں بدل گئی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر اٹھ کھڑا ہوا۔ سفوف میں نظر نہ آنے والے بخارات نے باہر نکل کر عنبر کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔ وہ کمرے میں ٹہلنے لگا۔ اس کے کانوں میں ایک مسلسل چیخ کی آواز برابر آ رہی تھی اب چیخ تیز اور بلند ہو گئی عنبر نے اپنے دونوں کانوں پر ہاتھ رکھ لیے۔ مگر آواز اسی طرح آتی رہی

عنبر کو خیال آیا کہ ہو سکتا ہے۔ یہاں کسی علم کا اثر ہو وہ دروازے کی طرف بڑھا کہ کھلی ہوا میں جائے ابھی وہ دروازے کے قریب ہی تھا کہ دھڑام سے گر پڑا اور اس کا جسم بے بس ہو گیا۔ آواز سن کر یونانی گورو نیچے آ گیا۔ بوڑھا اس کے ساتھ تھا اس نے عنبر کو بے ہوش دیکھا تو بوڑھے سے کہا

"اوپر جا کر دوسری خالی بوتل لے آؤ۔"

بوڑھا اوپر سے خالی بوتل لے آیا۔ یونانی گورو نے جیب سے ایک چھوٹی سی بانسری نکالی اور اس پر سانپ کی ایک خاص دھن بجانی شروع کر دی سانپ کی دھن کا بجنا تھا کہ عنبر کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی اس کا جسم سانپ کی طرح لہرانے بل کھانے لگا۔ یونانی گورو برابر بانسری بجائے جا رہا تھا عنبر بے ہوشی کی حالت میں سانپ کی طرح بل کھا رہا تھا۔ پھر وہ اٹھ کر بیٹھ گیا اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اوپر اٹھا کر بانسری کی دھن پر رقص کرنے لگا۔ یونانی گورو بانسری بجائے جا رہا تھا بوڑھا ذرا غور سے عنبر کو سانپ کی طرح لہراتے دیکھ رہا تھا۔

پھر ایسا ہوا کہ اچانک عنبر کا نچلا دھڑ سانپ کا بن گیا تھوڑی دیر بعد اس کا اوپر والا دھڑ بھی سانپ کا ہو گیا۔ اب عنبر سانپ بن چکا تھا اور بانسری کی دھن پر رقص کر رہا تھا۔ اپنے پھن کو اٹھائے جھوم رہا تھا۔ یہ سرخ رنگ کا سانپ تھا اور اس کے جسم سے سرخ رنگ کی شعاعیں نکل رہی تھیں۔

یونانی گورو نے بانسری بجاتے ہوئے بوڑھے کی طرف دیکھ کر اشارہ کیا۔ بوڑھے نے خالی بوتل عنبر کے آگے رکھ دی۔ عنبر سانپ جھومتا، رقص کرتا، لہراتا خالی بوتل کے اندر گھس گیا۔

وہ بوتل میں چلا گیا تو یونانی گورو کے اشارے پر بوڑھے نے بوتل کا منہ کاک سے بند کر دیا۔ اور سکھ کا سانس لیا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

یونانی گورو نے بانسری جیب میں ڈالی۔ اور بولا۔
"یہ سرخ سانپ دنیا کا ایک ایسا سانپ ہے
کہ اگر کسی خزانے پر اپنی نگاہ ڈالے تو وہ
دوگنی ہو جائے گا۔
بوڑھا بڑا خوش ہوا۔
اور بولا۔
"گورو! تب تو ہم اپنی دولت بھی دگنی
کریں گے۔
یونانی گورو ہنس دیا۔
"اب تو ہم بادشاہوں سے بھی بڑھ کر
خزانوں کے مالک بن جائیں گے
جاؤ اِسے میرے دوسرے صندوق
میں بند کر دو۔"
بوڑھا کہنے لگا۔
"گورو! پہلے والا سانپ جو بوتل میں بند ہے
اس کو وہیں رہنے دوں۔"
گورو بولا۔
"ہاں۔ اس کو دوسرے صندوق میں ہی رہنے دو۔
وہ ایسا سانپ ہے کہ جب ایک خاص مدت گزر

کو کاٹے گا تو مُردہ
جائے گی تو وہ اگر مُردے
زندہ ہو جائے گا۔"
بوڑھا تو حیران ہو کر یونانی گورو کو دیکھنے لگا
"مہاراج! پھر تو تم ساری دنیا کے مُردے زندہ کر
دیں گے۔
یونانی گورو بولا!
"تمہیں دنیا بھر کے مُردے زندہ کرنے کی کوئی ضرورت
نہیں۔ ہم تو صرف وہی مُردہ زندہ کریں گے جس کے
بدلے ہمیں بے پناہ دولت ملنے کی امید ہو گی
یعنی بادشاہ کی شہزادی یا شہزادہ مر جائے گا تو ہم
اس ناگ سانپ کو آزمائیں گے۔
بوڑھے نے کہا۔
"مگر گورو! ہمیں بادشاہ کے شہزادے کو زندہ
کرنے سے پہلے ناگ سانپ کو کسی مُردے
پر آزما کر دیکھنا چاہیے۔"
یونانی گورو بولا۔
"یہ تم ٹھیک کہتے ہو۔
"ایسا کرو کہ کالے سانپ والی بوتل اٹھا لاؤ۔
ہم ابھی قبرستان میں جا کر اسے آزماتے ہیں۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ سیاہ سانپ کی شکل میں دوسری بوتل میں بند دوسرے صندوق میں تھا۔

بوڑھا ناگ سانپ والی بوتل نیچے لے آیا۔ یونانی گورو نے بوتل کو اپنے بڑے کرتے کی جیب میں ڈالا۔ دونوں مکان کو تالا لگا کر باہر نکلے اور قبرستان کی طرف چل پڑے۔

قبرستان میں موت کی خاموشی چھائی ہوئی تھی انہوں نے ایک قبر کو دیکھا کہ تازہ بنی ہوئی تھی معلوم ہو رہا تھا کہ وہاں تازہ مردہ دفن ہوا ہے قبر کی مٹی بھی ابھی نرم تھی۔ انہوں نے ایک طرف سے قبر میں سوراخ کرنا شروع کر دیا جب کافی بڑا سوراخ ہو گیا اور اُسے اندر مُردے کے پاؤں نظر آنے لگے۔

تو یونانی گورو نے جیب سے ناگ سانپ کی بوتل نکال کر اس کا ڈھکن کھولا۔ اور منتر پڑھ کر بوتل میں پھونک ماری۔

ناگ اس وقت اپنے ہوش میں نہیں تھا وہ

اپنے آپ کو صرف ایک سانپ ہی سمجھ رہا تھا جس کا کام صرف ڈسنا ہوتا ہے یونانی گورو نے سانپ کو بوتل سے باہر نکال دیا۔

ناگ سانپ کنڈلی مار کر بیٹھ گیا۔ یونانی گورو نے اس کو حکم دیا

"قبر میں جا کر مُردے کو ڈسو اور میرے پاس آجاؤ۔"

ناگ سانپ حکم سن کر رینگتا ہوا سوراخ میں سے قبر میں داخل ہو گیا۔

وہاں مُردے کے بے حس و حرکت پاؤں نظر آئے تو اس نے مُردے کے پاؤں پر ڈس دیا ڈسنے کے بعد وہ یونانی گورو کے پاس آگیا۔

یونانی گورو نے اسے بوتل میں ڈال کر ڈھکنا چڑھایا اور بوتل جیب میں رکھ لی۔

بوڑھا ڈر کر کہنے لگا۔

"گورو! مُردہ زندہ نہیں ہوا۔"

یونانی گورو غور سے نیچے سوراخ میں سے مُردے کے پاؤں تک رہا تھا اچانک مُردے کے پاؤں ہلنے لگے یونانی گورو نے خوش ہو کر کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"مُردہ زندہ ہو گیا ہے ناگ سانپ کا تجربہ کامیاب
رہا ہے۔
چلو اب واپس چلتے ہیں۔
انہوں نے قبر کے سوراخ کو مٹی سے دوبارہ بھر دیا
اور خوشی خوشی قبرستان کے دروازے کی طرف بڑھے
جہاں ان کے گھوڑے کھڑے تھے۔ قبرستان میں اندھیرا
چھایا ہوا تھا۔ جب وہ قبرستان کے دروازے کی ڈیوڑھی
میں پہنچے تو انہیں پیچھے سے ایک آواز سنائی دی وہ
رک گئے۔ آواز ایسی تھی۔ جیسے کسی کنویں سے آ رہی ہو
بوڑھے نے کہا
"گورو! یہ آواز کس کی تھی؟
کہیں اسی مُردے کی آواز تو نہیں تھی؟
یونانی گورو نے کاندھے کو جھٹک کر کہا۔
ہمیں اب اس مُردے سے کیا لینا ہے چلو گھر چلتے
ہیں ابھی ہمیں بادشاہ کے بیٹے کو بھی کسی طرح مروانا
ہے۔ تاکہ ہم ناگ سانپ کی مدد سے اسے دوبارہ زندہ
کر کے بادشاہ کے خزانے تک پہنچ کر اسے دوگنا
کر کے اس پر قبضہ کر سکیں۔
وہ ڈیوڑھی سے نکل کر گھوڑوں پر بیٹھے اور اندھیرے میں
گم ہو گئے ٹھیک اس وقت وہ قبر ہلنے لگی جس کے
مُردے کو ناگ سانپ نے ڈس کر زندہ کر دیا تھا
پھر قبر کی مٹی ادھر ادھر ہٹ گئی اور اس کے اندر
سے قبر کا مُردہ باہر نکل آیا۔ اس کے جسم پر صرف
ایک کفن کے سوا اور کچھ نہیں تھا
اس کے بالوں میں قبر کی مٹی تھی اور ناک میں مشک کافور
پھنسا ہوا تھا۔ اس کی آنکھیں ابھی تک مُردہ تھیں وہ
بالکل سیدھی دیکھ سکتی تھیں مُردے نے اس سانپ
کی بو کی طرف چلنا شروع کر دیا۔
جس نے اسے کاٹا تھا۔
یونانی گورو اور بوڑھا اپنے مکان میں پہنچ گئے تھے
وہ بہت خوش تھے۔ ان کا تجربہ کامیاب ہو گیا تھا
یونانی گورو نے کہا۔
"ایسا کرو کہ یہ کالے ناگ سانپ والی بوتل لے کر
میں دوسرے مکان میں چلا جاتا ہوں۔ تم اس جگہ رہو
اور لال سانپ والی بوتل کی حفاظت کرنا"
بوڑھے نوکر نے کہا۔
"جو حکم گورو! تم جاؤ میں یہاں رہ کر
لال سانپ کی حفاظت کروں گا"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

یونانی گورو رات کے اندھیرے میں گھوڑے پر سوار ہو کر اپنے دوسرے خفیہ مکان کی طرف نکل گیا اس کا دوسرا مکان سمندر کے اندر قریب ہی ایک جزیرے میں واقع تھا۔ یہاں تک وہ کشتی میں بیٹھ کر گیا اس مکان میں یونانی گورو نے ناگ سانپ والی بوتل تہہ خانے میں زمین کھود کر دفن کر دی۔

اب اسے بادشاہ کے اکلوتے بیٹے کو اس طرح ہلاک کرونا تھا۔ کہ اس کا جسم نہ خراب ہو۔ اس کے لئے یونانی گورو نے چلہ کرنا تھا۔ اس مکان کے اندر دوسرے تہہ خانے میں ایک جگہ چھوٹا سا کنواں تھا۔ یونانی گورو اس کنوئیں کے پاس بیٹھ گیا اور منتر پڑھنے شروع کر دیئے۔

دوسری طرف مُردہ سانپ کی بو لیتا یونانی گورو کے مکان کے باہر پہنچ گیا۔

مُردے نے دروازے پر ہاتھ مارا۔

بوڑھا نوکر! بڑبڑاتا ہوا اٹھا وہ ابھی سویا تھا۔ آ کر دروازہ کھولنے سے پہلے پوچھا۔

"کون ہے باہر؟"

مُردے نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ بالکل نہ بولا۔ اس نے ایک بار پھر اپنا ہاتھ دروازے پر مارا۔ بوڑھے نے تنگ آکر دروازہ کھولا۔ کوٹھڑی میں جلتے چراغ کی روشنی مُردے پر پڑی۔ تو بوڑھا سکتے میں آگیا۔ مُردے نے دونوں بازو پھیلائے۔

اور بڑبڑاتی آواز میں کہا۔

"میں مُردہ ہوں۔ زندہ ہو گیا ہوں۔

میرے گلے لگ جاؤ۔"

بوڑھا پیچھے کو دوڑنے ہی لگا تھا کہ مُردے نے لپک کر اپنی باہیں بوڑھے کے گلے میں ڈال دیں۔ بوڑھے کا جسم مُردے کے بازو لگتے ہی برف کی طرح ٹھنڈا ہو گیا۔

مُردے نے اپنے لمبے دانت اس کی گردن میں چبھو دیئے اور جو زہر ناگ سانپ نے مُردے کے جسم میں داخل کیا تھا۔ وہی زہر مُردے نے بوڑھے کے جسم میں داخل کر دیا۔ اور پھر اسے چھوڑ دیا۔

بوڑھا دھڑم سے نیچے گر پڑا۔ ناگ سانپ کا زہر اس کے جسم میں پھیل گیا تھا اور وہ وہیں مر گیا۔ اب مُردہ مکان کے اندر آگیا۔ اسے سانپ کی بو آرہی تھی مُردہ اس کمرے میں آگیا جہاں صندوق میں عنبر سانپ کی شکل میں بوتل میں بند تھا۔ مُردے نے صندوق کو توڑ ڈالا اور اس میں سے بوتل نکال کر اسے اپنی آنکھوں کے قریب لا کر دیکھا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بوتل میں سرخ سانپ دیکھ کر مردہ بڑا خوش ہوا۔ شاید وہ اسی سانپ کی تلاش میں آیا تھا اس نے سرخ سانپ کی بوتل سینے سے لگائی اور واپس قبرستان میں جا کر اپنی قبر میں لیٹ گیا۔

عنبر سانپ کی شکل میں مُردے کی قبر میں پہنچ گیا۔

کیٹی اور تھیوسانگ اس شہر ساریگان کے باہر غار میں بیٹھے۔ عنبر اور جولی سانگ کی راہ دیکھ رہے تھے۔ رات گذرتی جا رہی تھی۔ اور دونوں کا ابھی تک کچھ پتہ نہیں تھا۔

تھیو سانگ پریشان ہو کر بولا۔

" عنبر تو اپنی حفاظت کر سکتا ہے مگر جولی سانگ ابھی اس دنیا میں نئی نئی آئی ہے۔ خدا نہ کرے کہ وہ کسی مصیبت نہ پھنس گئی ہو۔

کیٹی بھی فکر مند تھی کہنے لگی۔

" اب رات گذر جانے دو صبح دونوں شہر میں چل یونانی گورو کے مکان پر جائیں گے۔"

تھیوسانگ کہنے لگا۔

" شہر میں سے عنبر اور جولی سانگ کی خوشبو بھی تو نہیں آرہی۔ جو اس بات کی نشانی ہے۔ کہ دونوں کسی مصیبت میں پھنس گئے ہیں۔

کیٹی بولی۔

" تو پھر ابھی یونانی گورو کے مکان پر چل کر پتہ کرتے ہیں۔ عنبر اس کے مکان کی طرف گیا تھا۔

تھیوسانگ اور کیٹی دونوں یونانی گورو کے مکان کی طرف چل پڑے۔ اس مکان کی نشانی انہیں یاد تھی۔ شہر سے باہر آنے پر انہیں ساحل سمندر پر ایک گنبد والا مکان نظر آیا۔ جو سب سے الگ تھلگ تھا۔

کیٹی نے اشارہ کیا اور بولی!

" تھیوسانگ: وہ دیکھو یہی یونانی گورو کا مکان ہے آؤ اس طرف چلتے ہیں۔

جب وہ مکان کے قریب آئے تو دیکھا کہ اندر چراغ جل رہا ہے اور دروازہ کھلا ہے۔ تھیوسانگ آگے آگے تھا کیٹی اس کے پیچھے تھی۔ تھیوسانگ اچانک رک گیا کیٹی کو اشارہ کر کے پاس بلایا۔ کیا دیکھتے ہیں کہ ان کے پاس ہی زمین پر بوڑھے کی لاش پڑی تھی۔ جس کے جسم کا رنگ سیاہ پڑ گیا تھا

تھیوسانگ نے کہا

" اسے کسی سانپ نے کاٹا ہے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"وہ ضرور ناگ اسی جگہ ہو گا۔"

کیٹی بولی:

"لیکن ضروری نہیں کہ اسے ناگ نے کاٹا ہو۔"

چھیتو سانگ نے کہا!

"چلو اندر چل کر دیکھتے ہیں۔ یہ یونانی گورو نہیں ہے میں اس کی شکل پہچانتا ہوں۔"

کیٹی نے بھی کہا کہ یہ یونانی گورو کی لاش نہیں ہے۔ کیونکہ کیٹی نے بھی یونانی گورو کو دیکھا ہوا تھا۔ مکان کے دونوں کمرے خالی تھے صندوق ٹوٹا پڑا تھا۔ یہ وہی صندوق تھا جس میں سے مُردہ عنبر والے لال سانپ کی بوتل نکال کر لے گیا تھا۔ یہاں نہ ناگ کی خوشبو تھی نہ عنبر کی خوشبو تھی۔

چھیتو سانگ نے کہا۔

"میرا خیال ہے یونانی گورو ناگ سانپ کو لے کر یہاں سے جا چکا ہے۔ یہ اس کا نوکر تھا۔ جس کو اتفاق سے کسی سانپ نے کاٹ لیا اور یہ مر گیا۔ عنبر بھی یہاں کہیں نہیں ہے۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں غار میں چل کر ہی بیٹھنا چاہیئے۔

کیونکہ جولی سانگ اور عنبر اسی جگہ واپس آئیں گے۔

چھیتو سانگ اور کیٹی غار والی چٹان کی طرف چل پڑے۔

اب جولی سانگ کی سنیں کہ اس کے ساتھ کیا گذری یوگٹ اسے بے ہوش کرنے کے بعد زنجیر سے باندھ کر اپنے گھر والے مکان میں ڈال کر چلا گیا تھا۔

اس شخص یوگٹ کو جولی سانگ کا اس لئے پتہ تھا کہ وہ خلائی مخلوق ہے کہ یوگٹ کے دادا خود خلا سے اس دنیا میں آئے تھے یوگٹ کے دادا کا تعلق بھی خلا سے تھا اور وہ یوگٹ کو مرنے سے پہلے ایک خاص چمکونا ستارہ دے گئے تھے اور کہہ گئے تھے۔

یوگٹ!

"میں نے تیرے اندر ایک خاص شے پیدا کر دی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ تو خلائی مخلوق کو پہچان لیا کرے گا میں تمہیں چمکونا ستارہ دیئے جا رہا ہوں اس ستارے کے تعویذ کے سارے نگ بجھے ہوئے ہیں لیکن جب اس کو تو کسی خلائی مخلوق کے پاس لے جائے گا تو یہ بجھے ہوئے نگینے جھلملانا شروع کر دیں گے جب تمہیں کوئی خلائی مخلوق مل جائے۔ اسے یہ ستارہ مت دینا۔ بلکہ اس خلائی مخلوق کو اس کے ماتھے پر چار دفعہ آہستہ آہستہ رگڑنا۔ بول وہ خلائی انسان تجھے اپنے خلائی جہاز کے پاس لے جائے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"تو پھر تم اس خلائی جہاز میں بیٹھ کر آسمان کے کسی سیارے
میں چلے جانا۔ اور وہاں کا کوئی پتھر جیب میں ڈال کر
لے آنا۔ پھر تم جس چیز پر وہ پتھر رگڑو گے وہ
سونا بن جائے گی۔"

یوگسٹ نے مرتے ہوئے دادے سے پوچھا تھا

"اگر اس خلائی انسان کا جہاز تباہ ہو چکا ہو۔
تو میں خلائی سیارے میں کیسے جاؤں گا؟"

دادا نے کہا تھا۔

"وہ تمہیں یہ ضرور بتا دے گا کہ خلائی جہاز
کیسے تیار کیا جاتا ہے۔ تم ایک نیا خلائی جہاز
تیار کر سکتے ہو۔"

یوگسٹ نے آخری سوال پوچھا تھا

"دادا! خلائی انسان میں تو بڑی طاقت ہوتی ہے
میں اس کی طاقت کا کیسے مقابلہ کر سکوں گا"

اس کے جواب میں بوڑھے خلائی انسان نے کہا تھا

"یوگسٹ! تم پر کسی خلائی مخلوق کا وار کامیاب
نہیں ہو گا دنیا والوں کے وار سے اپنے آپ کو
بچانا مگر خلائی انسان کا وار تم پر بے اثر ہو گا"

اور دادا مر گیا تھا۔ تب سے لیکر آج تک یوگسٹ کسی
خلائی انسان کی تلاش میں تھا۔ جونہی اس نے ایک نوجوان
لڑکی کو اڑتے دیکھا۔ یوگسٹ کو فوراً پتہ چل گیا کہ
یہ خلائی عورت ہے۔ چنانچہ اس نے جولی سانگ
کا پیچھا کیا اور اسے بے ہوش کر کے اپنے مکان
میں بند دیا۔

یوگسٹ دوسرے مکان سے خلائی تکونا ستارہ لینے گیا ہوا
تھا جو تانبے کے میڈل جتنا تھا۔

تکونا ستارہ لا کر وہ اسے بے ہوش جولی سانگ کے
قریب لے گیا تو تکونے ستارے کے نگینے جھلملانے
لگے۔

یوگسٹ بے حد خوش ہوا۔ اب اس نے ستارے کو تین
بار آہستہ آہستہ جولی سانگ کے ماتھے پر رگڑا۔ جولی سانگ
نے آنکھیں کھول دیں۔

یوگسٹ نے سوال کیا۔

"تمہارا خلائی جہاز کہاں ہے؟"

جولی سانگ نے کہا۔

"میرا خلائی جہاز زمین پر آتے ہی تباہ ہو گیا تھا"

یوگسٹ بولا۔

"مجھے بتاؤ کہ خلائی جہاز کس طرح تیار کیا جاتا ہے"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جولی سانگ جیسے خواب میں بول رہی تھی۔

کہنے لگی۔

"یہ بڑا لمبا کام ہے۔ تمہیں بت سا لوہا۔ المونیم اور مائع گیس لانی ہوگی۔ یہ تم اس دنیا میں پیدا نہیں کر سکتے

یوگسٹ نے کہا

"میرا دادا خلائی انسان تھا اس کے پاس یہ ساری چیزیں موجود تھیں۔ جو میں نے ایک گودام میں رکھ چھوڑی ہیں تم مجھے خلائی جہاز تیار کرنے کا طریقہ بتاؤ میں جہاز خود ہی تیار کر لوں گا۔

جولی سانگ نے یوگسٹ کو خلائی جہاز تیار کرنے کی ساری تکنیک سمجھا دی۔

اور اس کے بعد اسے اپنے آپ غش آ گیا۔ یوگسٹ نے اسے وہیں چارپائی پر ڈال کر اوپر چادر ڈال دی کمرے کو باہر سے تالا لگایا۔

اور اس گودام میں چلا گیا جہاں اس کے دادا نے خلائی جہاز تیار کرنے کا سارا سامان رکھا ہوا تھا۔

یوگسٹ نے خلائی جہاز کی تیاری شروع کر دی

رات گزر گئی۔ دن نکل آیا کیٹی اور تھیو سانگ پریشان ہو گئے کیوں کہ عنبر اور جولی سانگ ابھی تک واپس نہیں آئے تھے

تھیو سانگ نے کہا۔

"ہم دونوں اب ان کی تلاش میں نکلتے ہیں تم شہر کے مشرقی علاقے کی طرف جاؤ۔ میں مغربی علاقے میں انہیں تلاش کرتا ہوں۔"

شہر میں دونوں اکٹھے آئے تھیو سانگ مغربی علاقے کی طرف چل دیا اور کیٹی شہر کے مشرقی علاقے کی طرف آ گئی۔

دوسری طرف یونانی گورو کنویں والے مکان میں اپنا چلہ پورا کر چکا۔

تو اس نے بلند آواز میں کہا۔

"اے سامری کے بندر کی روح کنویں سے باہر نکل اور میری بات سن۔"

کنویں میں سے دھواں نکلنے لگا۔

پھر اس میں ایک بندر کا سر نمودار ہوا۔

بندر کے سر نے کہا!

"تم نے میرا چلہ کیا ہے میں تیرا ایک سوال پورا کرنے کا پابند ہوں۔ بول تو کیا چاہتا ہے؟

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

یونانی گورو نے کہا:

"سن ساریگان کے بادشاہ کا ایک ہی لڑکا ہے
اس کا گلا دبا کر اسے مار ڈال"

بندر نے کہا۔

"ابھی تیرا سوال پورا کرتا ہوں"

بندر غائب ہو گیا۔

یونانی گورو خوشی خوشی گھر آیا تو دیکھا کہ ڈیوڑھی میں اس کے بوڑھے ملازم کی لاش پڑی ہے اور صاف لگ رہا تھا کہ اسے سانپ نے کاٹا ہے۔ وہ بڑا حیران ہوا کیونکہ ناگ سانپ کی بوتل تو وہ اپنے دوسرے مکان میں زمین کے اندر دبا آیا تھا بھاگ کر اندر گیا صندوق ٹوٹا پڑا تھا اور عنبر والے لال سانپ کی بوتل غائب تھی یونانی گورو نے سر پکڑ لیا۔

کوئی سازش ہو گئی ہے اس کے خلاف۔ اس نے سوچا!

اب کیا کروں۔ یہ لال سانپ کون چرا کر لے گیا!

"وہ مایوس ہو کر بیٹھ گیا۔ مگر اس کا دل اس بات پر ناامید تھا۔ کہ اب وہ بادشاہ کے سارے خزانے کا مالک نہیں بن سکے گا۔ بادشاہ اگر اس کو اپنے بچے کی جان کے عوض سارا خزانہ دے بھی دے گا تو وہ اس کو دوگنا نہیں کر سکے گا۔ کیونکہ خزانہ دوگنا کرنے کے لئے ضروری تھا کہ عنبر والے لال سانپ کی اس پر نگاہ ڈالی جائے۔

یونانی گورو نے دل میں کہا۔ چلو بادشاہ کا خزانہ ہی میرے لئے کافی ہو گا۔

"ہو سکتا ہے اس دوران مجھے عنبر والا لال سانپ مل جائے پھر میں اسے دوگنا کر لوں۔ وہ اس مکان میں نہیں ٹھہرنا چاہتا تھا۔ کیونکہ اس مکان کو اس کے دشمنوں نے دیکھ لیا تھا۔

وہ جلدی سے اپنے جزیرے والے مکان میں آگیا اور بھیس بدل کر باہر نکلا اور شہر میں گھومنے پھرنے لگا وہ بادشاہ کے بیٹے کی موت کی خبر سننا چاہتا تھا۔ ناگ سانپ کی بوتل اس نے اپنے لباس کے اندر چھپا رکھی تھی تھوڑی دیر ہی گذری تھی کہ شہر میں یہ خبر پھیل گئی کہ بادشاہ کا اکلوتا بیٹا مر گیا ہے۔

یونانی گورو بڑا خوش ہوا!

"فوراً شاہی محل کی طرف چل پڑا۔ شاہی محل میں کہرام مچا ہوا تھا۔ شہزادہ واقعی مر چکا تھا۔ یونانی گورو نے دربان سے کہا

"بادشاہ سلامت سے کہو۔ کہ میں شہزادے کو زندہ کر سکتا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کر سکتا ہوں۔

وہ دربان اس کا منہ دیکھنے لگا۔

گرو نے کہا!

تم جا کر خبر دو۔ دیر نہ لگاؤ۔ میں شہزادے کو زندہ کر سکتا ہوں۔

دربان محل کے اندر بھاگ کھڑا ہوا۔

○

Shabbir Stall Lalchandabad Mirpurkhas

پُراسرار تکونا ستارہ

محل میں بادشاہ اور ملکہ اور شہزادیاں اور کنیزیں رو رہے تھے کیونکہ شہزادے کی لاش پلنگ پر پڑی تھی۔ اچانک دربان نے آ کر کہا

بادشاہ سلامت ایک فقیر آیا ہے۔ کہتا ہے میں شہزادے کو زندہ کر سکتا ہوں

بادشاہ اور ملکہ نے دربان کی طرف روتی ہوئی آنکھوں سے دیکھا بادشاہ خاموش رہا۔ ملکہ نے روتے ہوئے کہا۔

اسے بلاؤ۔ اسے بلاؤ۔ شاید وہ میرے بچے کو زندہ کر دے

یونانی گورو جب شاہی کمرے میں داخل ہوا۔ تو سب لوگ اس کی طرف تکنے لگے۔ ملکہ نے کہا! میرے بچے کو زندہ کر دیں تمہیں ساری سلطنت بخش دوں گی۔

یونانی گرو بولا! مجھے ساری سلطنت کی ضرورت نہیں ہے لیکن اگر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بادشاہ سلامت وعدہ کریں کہ مجھے اپنا سارا خزانہ انعام میں دے دیں گے تو میں شہزادے کو ابھی زندہ کیئے دیتا ہوں۔

بادشاہ نے کہا " میں وعدہ کرتا ہوں۔ میں وعدہ کرتا ہوں میں تمہیں اپنا سارا خزانہ دے دوں گا۔ میرے بچے کو زندہ کر دو

یونانی گورو نے کہا۔

تو پھر آپ سب لوگ اس کمرے سے چلے جائیں اور مجھے لاش کے پاس اکیلا چھوڑ دیں

بادشاہ نے اسی وقت سب کو چلے جانے کا حکم دیا اور ان کے ساتھ خود بھی کمرے سے نکل گیا۔ پردے گرا دیئے گئے جب یونانی گورو شہزادے کی لاش کے پاس اکیلا رہ گیا۔ تو اس نے کرتے کے اندر سے ناگ سانپ والی بوتل نکالی اور اسے کھول دیا۔ ناگ سانپ رینگتا ہوا باہر آ گیا

یونانی گورو نے کہا

" ناگ سانپ! اس لاش کو ڈس دے

ناگ سانپ کو اپنی کچھ ہوش نہیں تھی۔ وہ یونانی گورو کے حکم کا پابند تھا سانپ رینگتا ہوا شہزادے کی لاش کے پاس گیا اور اس کے بازو پر ڈس دیا یونانی گورو نے ناگ سانپ کو پکڑ کر بوتل میں بند کر کے اپنی قمیض کے اندر چھپا لیا اور غور سے شہزادے کی لاش کو دیکھنے لگا ذرا سی دیر میں لاش میں حرکت پیدا ہو گئی۔ لاش زندہ ہو گئی اور شہزادے نے آنکھیں کھول دیں۔ آبا حضور کہاں ہیں؟

شہزادے نے سوال کیا

یونانی گورو نے آواز دے کر بادشاہ ملکہ اور دوسرے لوگوں کو اندر بلا لیا بادشاہ اور ملکہ نے اپنے بچے کو زندہ دیکھا تو خوشی سے نہال ہو گئے۔ شہزادے کے گلے لگ کر اسے چومنے لگے۔ کسی کو یقین نہیں آ رہا تھا بادشاہ تو یونانی گورو کے قدموں میں گر پڑا

" آپ نے میرے بچے کو پھر سے زندہ کر کے مجھے خرید لیا ہے حضور! میرا سارا خزانہ حاضر ہے

اور بادشاہ نے اسی وقت چابیاں منگوا کر یونانی گورو کے حوالے کر دیں اور نوکروں سے کہا کہ سارا خزانہ گھوڑوں پر لاد کر اس گورو کے ساتھ کر دیا جائے۔ یونانی گورو کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا وہ نوکروں کے ساتھ شاہی خزانے والے بڑے کمرے میں آ گیا۔ ہر طرف ہیرے جواہرات سے بوریاں بھری پڑی تھیں۔ اتنا قیمتی اتنا بڑا خزانہ یونانی گورو نے کبھی خواب میں بھی نہیں دیکھا تھا۔ نوکروں نے بوریاں اٹھا اٹھا کر باہر لانی شروع کر دیں۔ جیسا کہ ہر خزانے پر ایک سانپ بیٹھا ہوتا ہے بادشاہ کے خزانے میں بھی ایک زہریلا سانپ رہتا تھا مگر اس کو آج تک کسی نے نہیں دیکھا تھا

نوکر خزانے کی بوریاں باہر نکال رہے تھے کہ یونانی گورو یہ سمجھ کر یہ تو اپنا ہی خزانہ ہے ہیرے جواہرات اور سونے کے بوروں کو دیکھتا ہوا کمرے کے کونے میں آ گیا۔ جہاں بڑے قیمتی ہیرے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جواہرات چاندی کے صندوق میں سے باہر گر رہے تھے یونانی گورو نے کچھ ہیرے اٹھائے اور انہیں غور سے دیکھنے لگا اسی چاندی کے جواہرات والے صندوق کے پیچھے خزانے کا بہت ہی زہریلا سانپ چھپا ہوا تھا جونہی یونانی گورو نے جواہرات اٹھائے سانپ نے پھنکار مار کر اسے ڈس دیا اس سانپ کا زہر اتنا خطرناک اور ہلاک کر دینے والا تھا کہ یونانی گورو کھڑے کھڑے دھڑام سے فرش پر گر پڑا اس کے گرتے سے قمیض کے اندر چھپائی ہوئی بوتل ٹوٹ گئی اور ناگ سانپ باہر نکل آیا اور رینگتا ہوا بوریوں کے پیچھے چلا گیا گورو کے مرنے سے وہاں شور مچ گیا غلام یونانی گورو کی لاش اٹھا کر باہر لے گئے اور خزانے کے دروازے کو بند کر دیا گیا یونانی گورو مر چکا تھا اور اس کے جسم نے پگھلنا شروع کر دیا تھا بادشاہ کو افسوس ہوا مگر اس نے حکم دیا کہ اس شخص کو شاہی قبرستان میں دفن کر دو

ادھر ناگ سانپ بوریوں کے پیچھے چھپا ہوا تھا کہ اچانک خزانے کے سانپ کو ناگ دیوتا کی بو محسوس ہوئی۔ یہ بو بڑی دھیمی دھیمی آ رہی تھی خزانے کا سانپ صندوق کے پیچھے سے باہر آگیا اور ناگ دیوتا کو ڈھونڈنا شروع کر دیا آخر وہ جواہرات کی بوری کے پیچھے آگیا۔

اس نے ناگ دیوتا کو دیکھتے ہی پھن جھکا دیا اور سانپ کی زبان میں بولا "عظیم ناگ دیوتا! آپ کا آنا مبارک ہو۔ میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں۔

ناگ سانپ کو خزانے کے سانپ کی آواز ضرور آ رہی تھی وہ اس کے لفظوں کو بھی سمجھ گیا تھا مگر خود بول نہیں سکتا تھا خزانے کا سانپ سمجھ گیا کہ کسی نے اس پر طلسم کر رکھا ہے خزانے کا سانپ یہ کیسے دیکھ سکتا تھا کہ ناگ دیوتا پر جادو ہو گیا ہو اس نے ناگ دیوتا کو وہیں ٹھہرنے کا حکم دیا اور خود بڑی تیزی سے ایک صندوق کے اندر چلا گیا اس صندوق میں ایک نایاب اور طلسمی اثر رکھنے والا سرخ رنگ کا عقیق پڑا تھا جس میں سے شعاعیں نکل رہی تھیں خزانے کے سانپ نے اس عقیق کو اپنے منہ میں دبایا اور صندوق سے باہر آ کر ناگ سانپ کے سامنے رکھ دیا ناگ سانپ پر عقیق کی گرم سرخ شعاعیں پڑیں تو وہ پیچھے کو ہٹا خزانے کے سانپ نے کہا

"عظیم ناگ دیوتا! آپ پر طلسم ہو گیا ہوا ہے آپ اسی جگہ بیٹھے رہیں اس عقیق کی شعاعیں آپ کے طلسم کے اثر کو ختم کر دیں گی"

ناگ سانپ یہ سن رہا تھا مگر اس کا ذہن پوری طرح بیدار نہیں تھا پھر بھی وہ وہیں کنڈلی مار کر بیٹھا رہا۔ عقیق کی سرخ نیم گرم شعاعوں میں قدرت نے زبردست اثر ڈال رکھا تھا۔ ناگ سانپ کی یاداشت واپس آنے لگی اس کے جسم سے ناگ کی پوری خوشبو بھی نکلنی شروع ہو گئی تھی اس خوشبو کو کیٹی اور تھیوسانگ نے بھی سونگھ لیا جو شہر کے دونوں طرفوں پر الگ الگ ناگ اور عنبر اور چولی سانگ کو ڈھونڈ رہے تھے کیٹی اور تھیوسانگ ناگ کی خوشبو کی طرف آگے بڑھنے لگے یہ خوشبو انہیں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

شاہی محل کی طرف سے آتی محسوس ہو رہی تھی دونوں شاہی محل کے باہر آ کر رک گئے کیٹی نے تھیوسانگ کو دیکھتے ہی کہا

تھیوسانگ! ناگ کی خوشبو آ رہی ہے

" تھیوسانگ نے سانس بھرتے ہوئے کہا۔ "یہ خوشبو اسی شاہی محل میں سے آ رہی ہے۔ ہمیں اس کے اندر جانا چاہیے

کیٹی کہنے لگی! تم چھوٹے ہو کر اندر جا سکتے ہو میں یہاں باغ میں بیٹھتی ہوں۔ خدا کے لئے جلدی جاؤ۔ بڑی مدت کے بعد ناگ کی خوشبو آئی ہے۔ عنبر اور جولی سانگ کی خوشبو بھی ضرور آ جائے گی مجھے یقین ہے وہ بھی اسی شہر میں ہیں تھیوسانگ محل کی اونچی دیوار کی طرف دوڑا دن کا وقت تھا چاروں طرف دن کی روشنی پھیلی ہوئی تھی تھیوسانگ نے ایک دیوار میں چھوٹا سا شگاف دیکھا اور اپنے آپ کو انگلی کے برابر چھوٹا کر کے دیوار میں سے گذر گیا

دوسری طرف ناگ اپنے ہوش میں آ گیا تھا اس کو سب کچھ یاد آنے لگا تھا۔ اس نے خزانے کے سانپ سے کہا

" تمہارا شکریہ! جادو کا اثر ختم ہو گیا ہے تم اس عقیق کو دیں صندوق میں جا کر رکھ دو۔"

پھر خزانے کے سانپ نے ناگ کو بتایا کہ ایک آدمی خزانے کو یہاں سے نکال کر لے جا رہا تھا کہ میں نے اسے ڈس کر ہلاک کر ڈالا خزانے کے سانپ نے جو حلیہ بتایا وہ یونانی گورو کا تھا۔ ناگ سمجھ گیا کہ لالچی انسان اپنے انجام کو پہنچا اب ناگ اپنی دوسری طاقت آزمانا چاہتا تھا اس نے خزانے کے سانپ سے کہا

"میں جا رہا ہوں۔ تمہارا بہت بہت شکریہ!

ناگ خزانے والے کمرے سے نکل کر رینگتا ہوا محل کے پچھلے دالان میں آ گیا یہاں دن کی روشنی میں ایک درخت کے سائے میں کچھ ملازم ۔۔۔ کھڑے آپس میں باتیں کر رہے تھے بادشاہ کے محل سے خوشیوں کے گیت گانے کی آوازیں آ رہی تھیں ناگ نے دو کنیزوں کو آپس میں بات کرتے سنا تو اسے معلوم ہوا کہ یونانی گورو کے سانپ کے ڈسنے سے بادشاہ کا بیٹا جو مر گیا تھا دوبارہ زندہ ہو گیا ہے اور ہر طرف خوشیاں منائی جا رہی ہیں اس نے یہ بھی سنا کہ یونانی گورو انعام میں ملنے والا خزانہ نکال کر لے جا رہا تھا کہ خزانے کے سانپ کے ڈسنے سے مر گیا۔ ناگ کو خوشی ہوئی کہ ایک سازشی ظالم اور دولت کا پجاری شخص اپنے انجام کو پہنچا۔

ناگ باغ کی دوسری جانب نکل گیا۔ یہاں اس نے ایک ہلکی سی پھنکار مار کر سانس کھینچا تو وہ سانپ سے عقاب بن گیا اور تیزی سے فضا میں بلند ہو کر محل کے اوپر منڈلانے لگا اسے کیٹی اور تھیوسانگ نے نہ دیکھا اب ناگ کو بھی کیٹی اور تھیوسانگ کی خوشبو آ رہی تھی وہ نیچے آ گیا وہ باغ میں اترا تو اس کی نظر کیٹی پر پڑی ناگ خوش ہو گیا اور کیٹی کے پاس جاتے ہی انسانی شکل میں آ کر بولا۔

کیٹی خدا کا شکر ہے تم سے پھر ملاقات ہوئی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ کو دیکھ کر کیٹی کو بھی بے حد خوشی ہوئی اس نے ناگ کو بتایا کہ تھیوسانگ اس کی تلاش میں محل کے اندر گیا ہوا ہے۔

ناگ بولا: فکر کی بات نہیں وہ جلد اسی باغ میں آجائے گا

اب ناگ نے کیٹی سے عنبر اور ماریا کے بارے میں پوچھا۔ کیٹی نے بتایا کہ عنبر اور جولی سانگ کل سے لاپتہ ہیں اور ماریا کا ابھی تک کوئی سراغ نہیں مل سکا آپ پڑھ چکے ہیں کہ ماریا ملکہ صبا کو اس کا تخت واپس دلانے کے بعد ناگ عنبر کیٹی تھیو سانگ اور جولی سانگ کی تلاش میں شہر ساریگان کی طرف آرہی تھی

ناگ نے پوچھا

"یہ جولی سانگ کون ہے"

تب کیٹی نے ناگ سے جولی سانگ کا دوبارہ تعارف کرایا اور بتایا کہ وہ تھیوسانگ کی بہن ہے اور خلائی سیارے سے اپنے بھائی کی تلاش میں آئی تھی۔ ناگ نے اس کا حلیہ کیٹی سے پوچھ لیا تاکہ ضرورت کے وقت اسے پہچان سکے ابھی ناگ جولی سانگ کے جسم کی خوشبو سے واقف نہیں ہوا تھا۔ ناگ اور کیٹی باہر باغ میں بیٹھے تھے ادھر تھیوسانگ چھوٹا سا بن کر محل میں پیک کر چکر لگا رہا تھا اسے ناگ کی خوشبو محل کے باہر سے آتی محسوس ہوئی۔ وہ تیزی سے محل کی دیوار والے شگاف کی طرف بڑھا۔ وہ شگاف میں سے گذر رہا تھا کہ ایک پہرے دار قریب سے گذرا اس نے ایک انگلی کے برابر آدمی کو شگاف میں سے نکلتے دیکھا تو ہکا بکا ہو کر رہ گیا

پھر اس بھٹکے انسان کو قدرت کا عجوبہ سمجھ کر اٹھایا اور جیب میں ڈال لیا۔

تھیوسانگ نے سوچا کہ اگر وہ جیب کے اندر بڑا ہو گیا تو خدا جانے پہرے دار پر اس کا کیا اثر ہو اور وہ خوف سے کہیں مر ہی نہ جائے اور تھیوسانگ ناحق کسی کو مارنے کے حق میں نہیں تھا۔ چنانچہ وہ انتظار کرنے لگا کہ یہ پہرے دار کہاں جا کر اسے جیب سے باہر نکالتا ہے پہرے دار گھوڑے کو سرپٹ دوڑاتا ایک حویلی میں داخل ہو گیا صحن میں گھوڑا باندھ کر وہ ایک کمرے میں گھسا اور چیخ مار کر بولا

"خالہ! دیکھ میں تیرے لئے انسانی کھلونا لایا ہوں۔"

اور پہرے دار نے تھیوسانگ کو جیب سے نکال کر میز پر رکھ دیا اور ایک تیکھی آنکھوں والی دبلی پتلی بڑھی عورت اسے غور سے دیکھنے لگی یہ پہرے دار کی خالہ تھی تھیوسانگ نے سوچا کہ چلو ذرا دل لگی ہو جائے گی ابھی بڑا بننے کی خاص ضرورت نہیں وہ بھی مزے لینے لگا حالانکہ انسان کو ایسا کبھی نہیں کرنا چاہیئے اور نہ اپنے گھمنڈ کو تسکین دینے کے لئے اپنی کسی خوبی کا پراپیگنڈا کرنا چاہیئے دنیا میں وہی لوگ کامیاب ہوتے ہیں اور عزت پاتے ہیں کہ جو اپنی خوبیوں کو بڑھ چڑھ کر بیان نہیں کرتے جو نیک عمل کرتے ہیں اور اپنی نیکی کو چھپا کر رکھتے ہیں

بوڑھی عورت ایک پر اسرار عورت تھی اور کسی کو معلوم نہ تھا کہ وہ رات کو مردہ روحوں کو بلاتی ہے اور ان سے باتیں کرتی ہے مردہ روحوں نے بوڑھی خالہ کو اسی رات ہی کو بتایا تھا کہ وہ اگر ایسے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

انسان کو اپنے قابو میں کرنے میں کامیاب ہو جائے کہ جس کا قد اس کی انگلی کے برابر ہو تو وہ طلسم سامری کے تخت پر بیٹھ کر ساری دنیا کے جادوگروں پر حکومت کر سکتی ہے قدرت نے اچانک بوڑھی خالہ کی خواہش پوری کر دی تھی اور انگلی کے برابر سائز کا انسان تھیو سانگ اس کے سامنے میز پر کھڑا اسے مسکرا کر تک رہا تھا تھیو سانگ کو کوئی خبر نہیں تھی کہ اس کے ساتھ کیا گذرنے والی ہے۔ بوڑھی خالہ نے ایک سیکنڈ کے اندر اندر چار بار ایک بے حد تیز گرم اور خطرناک منتر منہ ہی منہ پڑھا اور تھیو سانگ پر پھونک ماردی۔ اس طلسمی پھونک کا سب سے پہلا اثر یہ ہوا کہ تھیو سانگ کا بایاں بازو بے جان ہو کر رہ گیا بازو کے ساتھ ہی تھیو سانگ کا وہ ہاتھ بھی سن ہو کر رہ گیا جس کی انگلی اپنے جسم پر لگا کر وہ خود کو بڑا کر سکتا تھا۔

اب تھیو سانگ کو احساس ہوا کہ وہ محض دلچسپی حاصل کرنے کی خاطر اس قدر شدید غلطی کر بیٹھا ہے مگر اب پچھتانے سے کچھ حاصل نہیں ہو سکتا تھا۔ وہ اپنی انگلی کو ذرا سی حرکت بھی نہیں دے سکتا تھا تھیو سانگ پریشان ہو کر میز پر ادھر ادھر چکر لگانے لگا اس نے بلند آواز میں بوڑھی عورت سے کہا

"تم نے میرا بازو کیوں سن کر دیا ہے؟ میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا"

تھیو سانگ کا خیال تھا کہ شاید دھمکانے سے بوڑھی خالہ طلسم کا اثر ختم کر دے مگر بوڑھی عورت اتنی احمق نہیں تھی اسے تو زندگی میں پہلی بار ایسا موقع ملا تھا کہ ساری دنیا کے جادوگروں کی ملکہ بن سکتی تھی اس نے پہرے دار یعنی اپنے بھانجے کو باہر بھگا دیا اور کہا اب تم جاؤ میں اسے تمہاری نشانی سمجھ کر اپنے پاس رکھوں گی پہرے دار چلا گیا بوڑھی خالہ نے کہا!

"تھیو سانگ کے قریب اپنا جھریوں بھرا مکار چہرہ لا کر کہا

"تو میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ میں تیری وجہ سے ساری دنیا کے جادوگروں پر حکومت کروں گی تو اب ہمیشہ میری قید میں رہے گا"

بوڑھی خالہ نے ایک اور منتر پڑھ کر تھیو سانگ پر زور سے پھونک ماری اس پھونک کے اثر سے تھیو سانگ بے ہوش ہو گیا بے ہوش ہوتے ہی اس کے جسم سے جو خوشبو آ رہی تھی وہ بند ہو گئی اس کو کیٹی اور ناگ نے فوراً محسوس کیا دونوں محل کے باہر باغ میں بیٹھے تھیو سانگ کا انتظار کر رہے تھے کہ اچانک تھیو سانگ کی خوشبو آنی بند ہو گئی کیٹی نے گھبرا کر کہا

ناگ بھیا! تھیو سانگ کی خوشبو نہیں آ رہی۔

ناگ نے بھی چونک کر ادھر ادھر دیکھا۔ فضا کو زور سے سونگھا اور بولا!

"ہاں کیٹی! تھیو سانگ کی خوشبو آنی بند ہو گئی ہے تم اس جگہ ٹھہرو میں محل کے اندر جا کر پتہ کرتا ہوں

کیٹی نے اسے روک دیا اور بولی! نہیں نہیں ناگ! تم مت جاؤ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کہیں تم بھی کسی مصیبت میں نہ پھنس جانا ہم شہر سے باہر چٹان والی غار میں چل کر تھیو سانگ کا انتظار کرتے ہیں وہ یقیناً اب محل میں نہیں ہے۔ موقع ملتے ہی وہ غار میں آئیگا

ناگ کی خواہش تھی کہ وہ شاہی محل میں جا کر تھیو سانگ کو تلاش کرے مگر کیٹی نے اسے بالکل نہ جانے دیا اور وہیں سے اُسے ساتھ لے کر شہر کے باہر والی غار کی طرف روانہ ہو گئی دوسری طرف بوڑھی خالہ نے تھیو سانگ کو پتھر کے ایک صندوق میں بند کر کے جادوگر سامری کو منتروں کے ذریعے اطلاع کر دی کہ اب وہ جادوگروں کی ملکہ ہے جادوگر سامری فوراً ہوا میں پرواز کرتا بوڑھی خالہ کے پاس آ گیا بوڑھی خالہ نے اسے چھوٹا سا تھیو سانگ دکھایا تو سامری کہنے لگا

"جب تک تو اسے جادوگروں کی مجلس میں لے جا کر سب کے سامنے اس کو ظاہر نہیں کرتی کوئی تمہیں جادوگروں کی ملکہ نہیں مانے گا اسے لے کر میرے ساتھ چلو میں کوہ قاف میں جادوگروں کو بلاتا ہوں تم اس چھوٹے انسان کو وہاں دکھا دینا۔ پھر سب تجھے ملکہ تسلیم کر لیں گے اور تو تخت پر بیٹھ کر جادوگروں پر حکومت کرے گی

بوڑھی خالہ نے تھیو سانگ کو اٹھا کر ایک تھیلی میں بند کیا اور سامری کے ساتھ کوہ قاف پہاڑوں کی طرف روانہ ہو گئی

اب صورت حال یہ ہے کہ عنبر سرخ سانپ کی شکل میں بوتل میں بند اسی شہر ساریگان کے قبرستان کی ایک قبر میں اس مردے کے پاس۔

موجود ہے۔ جس کو ناگ سانپ نے ڈس کر زندہ کر دیا تھا تھیو سانگ بوڑھی خالہ کی تھیلی میں بند کوہ قاف لے جایا جا رہا ہے۔ جبکہ اسکی انگلی حرکت نہیں کر سکتی جولی سانگ اسی شہر میں ساریگان کے ایک مکان میں ڈگسٹ کی قید میں ہے زنجیروں میں جکڑی ہوئی ہے۔ جو اس کی رہنمائی میں ایک خلائی جہاز تیار کر رہا ہے۔ ڈگسٹ کے پاس جو نکونا ستارہ ہے اس کی روشنی کی وجہ سے جولی سانگ نیم بے ہوش ہے اور اس کے جسم میں پوری طاقت نہیں رہی۔ ماریا ابھی ساریگان کے شہر میں نہیں پہنچی۔ اور ناگ اور کیٹی ساریگان شہر کے باہر چٹان والی غار میں بیٹھے اس انتظار میں ہیں کہ شاید تھیو سانگ یہاں آ جائے۔

انہیں نہ عنبر کی خوشبو آ رہی تھی نہ جولی سانگ کی اور نہ تھیو سانگ کی۔ ناگ کہنے لگا۔

"شام ہو رہی ہے۔ کیٹی۔ ابھی تک تھیو سانگ، جولی سانگ اور عنبر میں سے کوئی بھی واپس نہیں آیا مجھے خود ان کی تلاش میں نکلنا ہوگا"

کیٹی پھر کہنے لگی۔ کہ وہ نہ جائے کہیں وہ بھی اس سے بچھڑ نہ جائے ناگ نے کہا۔

"اگر میں نہ گیا تو پھر ہم کب تک یہاں یونہی پڑے رہیں گے تم بالکل فکر نہ کرو میں بڑی احتیاط سے کام لوں گا۔ اور فضا میں پرواز کر کے تھیو سانگ کو ڈھونڈوں گا"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بڑی مشکل سے کیٹی نے ناگ کو اجازت دے دی مگر تاکید کی کہ وہ تھوڑی
تھوڑی دیر بعد غار میں آکر اپنی شکل دکھا جایا کرے۔ ناگ نے سانس
بھر کر چھوڑا اور عقاب بن کر فضا میں بلند ہو گیا اس نے سارے
شہر کا ایک چکر لگا۔ جھک کر ایک ایک مکان کو غور سے دیکھا باغوں
میں دیکھا مگر اسے عنبر، تھیوسانگ ماریا میں سے کوئی نہ ملا کسی
کی ایک بار بھی خوشبو نہ آئی ناگ نا امید ہو کر واپس کیٹی کے پاس
آگیا کیونکہ اب رات کا اندھیرا بھی پھیلنے لگا تھا۔

دونوں غار میں اداس اداس بیٹھے عنبر، ماریا، تھیوسانگ
اور جولی سانگ کی باتیں کر رہے تھے کہ اچانک انہیں ماریا
کی خوشبو محسوس ہوئی ناگ نے چونک کر کہا

"کیٹی! تم نے ماریا کی خوشبو محسوس کی"

ہاں! کیٹی خوشی سے اچھل کر بولی " یہ ماریا کی خوشبو ہے

ناگ نے کہا!" میں اس خوشبو کے پیچھے جاتا ہوں میرا خیال ہے
کہ ماریا کو بھی ہماری خوشبو پہنچ گئی ہوگی اور وہ اسی
طرف آرہی ہوگی"

یہ کہہ کر ناگ عقاب کی شکل میں فضا میں اڑ گیا دوسری طرف سے
ماریا بھی اڑتی ہوئی سارلیگان شہر میں پہنچ گئی تھی اسے بھی کیٹی اور
ناگ کی خوشبو آرہی تھی اور وہ اسی سیدھ میں بڑھ رہی تھی اچانک
ماریا نے فضا میں عقاب کو اڑتے دیکھا۔ ماریا غوطہ لگا کر تیزی
سے عقاب کے قریب آگئی اور بولی -

"ناگ بھیا"

ناگ نے خوش ہو کر کہا " ماریا" خدا کا شکر ہے تم آگئی ہو۔
ناگ اسے لے کر کیٹی کے پاس آگیا۔ ناگ انسانی شکل میں تھا یہاں
سب سے پہلے ماریا نے اپنی کہانی سنائی کہ کس طرح جب کیٹی اور
عنبر خانقاہ میں سارلیگان شہر جا کر ناگ اور ماریا کو تلاش کرنے
کا پروگرام بنا رہے تھے۔ تو وہ اسی خانقاہ میں لٹکی ہوئی تھی
ناگ اور کیٹی بڑے حیران ہوئے۔ تب ناگ نے اپنی کہانی سنائی پھر
ماریا نے پوچھا -

" عنبر تھیوسانگ اور جولی سانگ کہاں ہیں؟
ان کی خوشبو کیوں نہیں آرہی "

اب کیٹی نے ماریا کو تھیوسانگ اور جولی سانگ اور عنبر کی
گمشدگی کے بارے میں بتایا۔ ماریا افسوس کرنے لگی پھر سوچ کر بولی
میں شہر کے مکانوں میں جا کر انہیں دیکھتی ہوں۔ میں جولی
سانگ کو پہچان سکتی ہوں ناگ ابھی اسے نہیں ملا یہ اسے
نہیں پہچانے گا۔ اس لئے ناگ بھیا! تم کیٹی کے پاس
ہی رہو" یہ کہہ کر ماریا فضا میں بلند ہو کر شہر کے مکانوں
کے اوپر آکر اڑنے لگی اس نے شہر کے اوپر تین چار چکر لگائے
رات کا اندھیرا ہو گیا تھا۔ مکان میں چراغ روشن ہو گئے ہوئے
تھے ماریا نے نیچے آکر مکانوں کی تلاشی لینی شروع کر دی وہ ایک

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

مکان میں جاکر مکان کے سارے کمروں میں گھوم پھر کر دیکھتی اسے کہیں بھی عنبر تھیو سانگ اور جولی سانگ نظر نہ آئے نظر بھی کیسے آتے۔ عنبر لال سانپ کی شکل میں بے ہوشی کی حالت میں بوتل میں بند ساریگان کے قبرستان میں زندہ مردے کے ساتھ تھا

اور تھیو سانگ کو نیم بے ہوش کر کے بوڑھی خالہ اپنے ساتھ کوہ قاف لے جا چکی تھی صرف جولی سانگ اس شہر کے ایک تنگ و تاریک مکان میں زنجیروں میں جکڑی نیم بے ہوش پڑی تھی مگر ماریا اس مکان میں ابھی نہیں گئی تھی

ماریا اب شہر کے شمالی علاقے کے مکانوں میں آگئی اس کو شہر سے تھوڑی دور ایک پرانا سا چھپر والا مکان نظر آیا ماریا اس کے اندر گئی تو دیکھا کہ ایک آدمی ایک عجیب قسم کی مشین بنانے میں مصروف ہے۔ یہ یوگسٹ تھا۔ جو خلائی جہاز تیار کر رہا تھا ماریا غور سے اس آدھے بنے ہوئے خلائی جہاز کی مشین کو دیکھنے لگی یوگسٹ نے چراغ جلا رکھا تھا وہ بڑی محنت سے مشین کا ایک ایک پرزہ جوڑ رہا تھا۔ ایک بوڑھا آدمی اندر آیا اس کے ہاتھ میں ایک بوتل تھی جس میں سبز رنگ کا محلول بھرا ہوا تھا اس نے بوتل میز پر رکھی اور کہا۔

"آقا! کیا یہ اڑن کھٹولا ہوا میں اڑے گا؟"

یوگسٹ نے ماتھے سے پسینہ پونچھتے ہوئے بوڑھے کی طرف دیکھا اور بولا

"یہ اڑن کھٹولا نہیں ہے۔ یہ خلائی جہاز ہے یہ خلا میں اڑتا ہوا ایک خلائی سیارے میں جائے گا"

ماریا کے کان کھڑے ہو گئے۔ کیونکہ جولی سانگ بھی خلائی لڑکی تھی بوڑھا کہنے لگا

"آقا! کیا آپ مجھے بھی ساتھ لے جائیں گے۔ میں خلائی سیارے کی سیر کرنا چاہتا ہوں

یوگسٹ نے ہنس کر کہا۔ "تم جا کر کیا کرو گے۔ تم اسی جگہ رہنا میں بہت جلد واپس آجاؤں گا

بوڑھا نوکر بولا۔ آقا! میں مکان پر جاؤں۔ اسے کھانا دینا ہے

یوگسٹ نے کہا "اسے کھانے پینے کی ضرورت نہیں ہے پھر بھی جا کر دیکھو۔ وہ کس حال میں ہے اس کا وہیں رہنا بہت ضروری ہے اس کی مدد کے بغیر میں خلا کے سیارے پر نہیں پہنچ سکتا

ماریا چونکی۔ یہ کس کے بارے میں کہہ رہا ہے۔ چنانچہ جب بوڑھا جانے لگا تو ماریا بھی اس کے ساتھ ہی چل پڑی۔ بوڑھا یوگسٹ کے پرانے مکان میں آگیا ماریا اس سے پہلے مکان میں داخل ہو کر کمروں میں گھوم گئی اچانک اس کی نظر جولی سانگ پر پڑی جو زنجیروں سے بندھی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نیم بے ہوش پڑی تھی ماریا لپک کر اس کے پاس آگئی تھی۔
بڑھا ڈاکر بھی وہاں آگیا اور غور سے جولی سانگ کو دیکھ کر باہر چلا
گیا اس کے جانے کے بعد ماریا نے جولی سانگ کو بلایا اور بولی۔

"جولی سانگ! میں ماریا ہوں۔ ماریا۔ ہوش کرو"

جولی سانگ نے آنکھیں کھول دیں اور کمزور آواز میں بولی.

"ماریا! اس کو سامنے سے ہٹاؤ اس کو سامنے سے ہٹاؤ"

ماریا نے دیکھا کہ جولی سانگ کے سامنے ایک تکونا ستارہ جو تانبے ایسی
دھات کا بنا ہوا تھا۔ میز پر اس طرح کھڑا کر دیا گیا تھا کہ اس کی شعاعیں
سیدھی جولی سانگ پر پڑ رہی تھیں۔ یہ شعاعیں اسے کمزور بنائے ہوئے
تھیں اور اس کی طاقت ختم ہوتی جا رہی تھی ماریا نے جلدی سے تکونی
ستارے کو ہٹا کر زمین پر رکھ دیا جولی سانگ کو ہوش آنا شروع
ہوگیا اس کی کھوئی طاقت واپس آنے لگی۔ ماریا نے آہستہ سے کہا

"یہ سب کچھ کیا ہے جولی؟"

جولی نے دھیمی آواز میں لیگسٹ کے منصوبے کے بارے میں ماریا کو
سب کچھ بتا دیا۔ ماریا نے کہا۔

"وہ جائے جہنم میں۔ تم میرے ساتھ یہاں سے نکل چلو۔
شہر کے باہر والی غار میں ناگ اور کیٹی تمہارا انتظار کر رہے
ہیں"

جولی سانگ نے پوچھا "کیا ناگ بھیا بھی آگیا ہے"

ماریا نے کہا۔ "ہاں۔ تم چلو۔ تمہیں اس سے ملاتے ہیں"

اس کے ساتھ ہی ماریا نے جولی سانگ کی زنجیریں توڑ ڈالیں۔ جولی سانگ
کی طاقت بھی بحال ہوگئی تھی۔ وہ اٹھ کھڑی ہوئی اس نے جھک کر
تانبے کا تکونی ستارہ اٹھا لیا اور بولی۔

"یہ ستارہ ہمارے کام آسکتا ہے کم از کم لیگسٹ کو اب یہ خلا
میں نہیں لے جا سکے گا"

اچانک دروازہ کھلا اور لیگسٹ اندر داخل ہوگیا اس نے جولی سانگ
کو زنجیروں سے آزاد ہوش میں دیکھا تو غصے میں آ کر اس نے دروازہ
بند کر کے چٹخنی لگا دی اور غضب ناک آواز میں بولا

"تم یہاں سے ایک قدم بھی باہر نہیں رکھ سکو گی۔"

جولی سانگ نے مسکرا کر اسے تانبے کا ستارہ دکھاتے ہوئے کہا۔

"جس ستارے کا تم گھمنڈ کر رہے ہو وہ اب میرے پاس آچکا ہے"

لیگسٹ بوکھلا سا گیا۔ "یہ.... یہ مجھے دے دو۔ نہیں تو میں تمہیں یہیں
بھسم کر دوں گا"

جولی سانگ نے ماریا سے کہا

"یہ تمہارا ہے ماریا! اسے واپس لے لو"

ماریا نے جولی سانگ کی ہتھیلی سے ستارہ اٹھایا لیگسٹ نے جولی سانگ
کی ہتھیلی سے تانبے کے ستارے کو اچانک غائب ہوتے دیکھا تو خوفزدہ
ہوگیا مگر وہ ہر حالت میں اپنا تانبے کا ستارہ واپس لینا چاہتا تھا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اس نے طیش میں آکر جولی سانگ کو بازو سے پکڑ کر کھینچنا چاہا مگر اس کے ساتھ ہی جولی سانگ نے آنکھ سے سفید شعاع نکال کر اس پر پھینکی اور ساتھ ہی اسے زمین سے دس فٹ اوپر فضا میں اچھال دیا۔ یہ حالت دیکھ کر یوگسٹ کے ہوش اڑ گئے۔ وہ تھر تھر کانپنے لگا اس نے ہاتھ باندھ کر کہا

مجھے معاف کر دو۔ میں تمہیں آزاد کرتا ہوں۔ میں تمہیں آزاد کرتا ہوں

ماریا نے اوپر فضا میں بلند ہو کر یوگسٹ کو گردن سے دبوچ لیا اور بولی "تم کون ہوتے ہو آزاد کرنے والے۔ جولی سانگ پہلے ہی آزاد تھی۔ ہاں اب تم غلام ضرور ہو۔

اور ماریا نے جولی سانگ سے کہا کہ اس دولت کے لالچی کو نیچے گرا دو جولی سانگ نے نظر ہٹالی اور یوگسٹ دھڑام سے زمین پر گر پڑا۔

قبر خالی مردہ غائب

یوگسٹ زمین پر پڑا کراہ رہا تھا

جولی سانگ نے کہا۔ "تم دولت حاصل کرنے کے لئے خلا میں جانا چاہتے تھے یہ بڑا گھٹیا مقصد تھا اس لئے تم نے مجھ پر ظلم کیا تم کسی کو قتل بھی کر سکتے تھے مگر میں تجھے معاف کرتی ہوں۔ صرف یہ تکونا ستارہ اپنے ساتھ لئے جا رہی ہوں یہ تمہارے دادا کی خلائی نشانی بن کر میرے پاس رہے گا۔ ہاں تمہارے گودام کو جہاں تم خلائی جہاز بنا رہے تھے میں تباہ کرنے جا رہی ہوں"

یہ کہہ کر جولی سانگ اور ماریا مکان سے باہر نکل آئیں۔ ماریا نے جولی سانگ کو وہ گودام دکھایا جہاں یوگسٹ خلائی جہاز تیار کر رہا تھا جولی سانگ نے گودام کی طرف دیکھا اور پھر آنکھ سے نیلی شعاع نکالی۔ نیلی شعاع ایک راکٹ کی طرح گودام پر گری۔ ایک زبردست دھماکہ ہوا اور اندھیری رات ایک لمحے کے لئے روشن ہو گئی۔ گودام جل کر راکھ ہو گیا اور اس کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اندر آدھا بنا ہوا خلائی جہاز اور دوسری تمام کیمیاوی چیزیں تباہ ہو چکی تھیں۔ ماریا نے جولی سانگ کو ساتھ لیا اور غار کی طرف چل پڑی
غار میں بیٹھی کیٹی کو جولی سانگ کی خوشبو آئی تو وہ بولی۔

"جولی سانگ کی خوشبو آ رہی ہے ناگ"

ناگ نے فضا میں سانس لے کر کہا

"ہاں مجھے بھی ایک خوشگوار سی خوشبو محسوس ہو رہی ہے"

کیٹی خوش ہو کر بولی

"یہی جولی سانگ کی خوشبو ہے۔ ماریا کی خوشبو بھی ساتھ ہی ہے"

ناگ بولا۔ "ماریا کی خوشبو تو میں صاف محسوس کر رہا ہوں"

تھوڑی دیر میں وہاں ماریا اور جولی سانگ پہنچ گئے ناگ نے جولی سانگ کو اور جولی سانگ نے ناگ کو دیکھا۔ ناگ بولا

"اچھا تو یہ ہے ہماری نئی دوست جولی سانگ؟"

جولی سانگ بولی۔ کیا یہ ہیں ہمارے بھائی ناگ؟"

کیٹی نے کہا۔ "تم نے کیسے پہچان لیا؟"

جولی سانگ کہنے لگی "میں نے ناگ کی آنکھوں سے اسے پہچانا ہے"

ناگ نے کہا "ہاں جولی سانگ! میں ہی ناگ ہوں"

دونوں نے ایک دوسرے سے ہاتھ ملایا۔ ماریا نے کہا۔

"جولی سانگ ایک عجیب مشکل میں پھنس گئی تھی"

ناگ ہنس کر بولا۔ "ہمارے سفر میں یہ پہلی بار مشکل میں پھنسی ہے اور ماریا اسے نکال لائی ہے۔ آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا۔ ہمارا ہزاروں سال کا سفر تو اس سے بھی زیادہ مصیبتوں اور مشکلوں سے بھرا ہوا ہے کہیں تم گھبرا تو نہیں جاؤ گی جولی سانگ؟"

جولی سانگ نے بڑے مان سے کہا۔

"جہاں تم ایسے بھائی ہوں مجھے گھبرانے کی کیا ضرورت ہے"

پھر جولی سانگ نے ناگ کو اپنی طاقت کے بارے میں بتایا اور تکونا ستارہ بھی دکھایا جو وہ یوگسٹ کے گھر سے لے آئی تھی ناگ بولا

"حیرانی کی بات ہے ابھی تک یہاں خلائی انسان موجود ہیں"

جولی سانگ نے کہا۔ "اس آدمی کا دادا خلا سے آیا تھا اب وہ بھی خلائی سیارے پر جانا چاہتا تھا۔ مگر محض دولت حاصل کرنے کے لئے اب وہ کبھی نہیں جائیگا

پھر اس نے کیٹی سے پوچھا۔ میرے بھائی تھیو سانگ کا کچھ پتہ چلاؤ

ماریا کہنے لگی؛

اس کی تلاش جاری ہے۔ خدا نے چاہا تو وہ بھی بہت جلد ہمارے پاس آ جائے گا

ناگ بولا؛

"ابھی عنبر کو بھی ڈھونڈنا ہے میرا دل کہہ رہا ہے کہ وہ ابھی اسی شہر میں کہیں موجود ہے"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کیٹی بولی... "ہم صبح سب مل کر عنبر اور جولی سانگ کی
تلاش میں نکلیں گے۔"

جب ناگ نے انہیں بتایا کہ اس کے ڈسنے سے ساریگان کے بادشاہ
کا بیٹا مرنے کے بعد بھی زندہ ہو گیا تھا تو وہ سب بڑے حیران ہوئے
ناگ نے کہا۔

"اس میں حیران ہونے کی کوئی بات نہیں ہے۔ مجھے خزانے کے سانپ
نے بتایا تھا کہ شہزادے کو سکتہ ہو گیا تھا جس کو وہ موت
سمجھ بیٹھے میرے زہر نے اس کے خون میں گرمی پیدا کر دی اور
اٹھ کر بیٹھ گیا"

پھر ناگ اپنا سر کھجاتے ہوئے بولا۔

"مجھے خواب کی طرح یاد آ رہا ہے کہ میں نے ایک اور انسان
کو بھی ڈسا تھا۔"

"وہ انسان کون تھا؟" ماریا نے پوچھا

ناگ دماغ پر زور دے کر بولا۔

"یاد نہیں آ رہا۔ اتنا یاد آتا ہے کہ وہ آدمی زمین کے
اندر لیٹا ہوا تھا اور میں نے اس کے پاؤں پر ڈسا تھا"

کیٹی اور جولی سانگ ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگیں جولی
سانگ نے کہا۔ "زمین کے اندر تو وہی آدمی لیٹ سکتے
ہیں یا تو وہ کوئی تہہ خانے میں سویا ہوا آدمی ہوگا۔ یا کسی قبر میں
چھپا ہوا ڈاکو یا قاتل ہوگا۔"

قبر کا نام سن کر ناگ کی آنکھیں چمکنے لگی۔ ایسا لگ رہا تھا کہ وہ
کچھ یاد کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ ماریا نے ناگ کی شکل پر سوچ
کے آثار دیکھے تو بولی۔

"تم کیا سوچ رہے ہو ناگ!"

ناگ نے کہا۔ "یاد کرنے کی کوشش کر رہا ہوں کہ وہ زمین کے اندر
کیا شے تھی؟ قبر۔۔۔ قبر۔۔۔ ہاں کچھ یاد آیا۔ وہ ایک قبر میں
"قبر تھی!"

کیٹی نے چونک کر پوچھا۔ "تم قبر کیا کرنے گئے تھے۔ تمہیں
کس نے وہاں بھیجا تھا؟ کوئی قبر تھی وہ!"

ناگ نے کہا

"ظاہر ہے پہلے یونانی گوروہی نے بھیجا ہوگا کیونکہ میں
اس کی قید میں تھا۔ مگر ذہن میں دھند سی چھا رہی ہے اس
وقت میں اپنے ہوش میں نہیں تھا۔ بس اتنا یاد آیا ہے کہ ایک
قبر تھی قبر کا سوراخ تھا اور ایک آدمی کے دو پاؤں تھے میں
نے پاؤں پر ڈسا تھا۔"

کیٹی نے کہا۔

"یہ تو کوئی مردہ ہی ہو سکتا ہے۔"

ماریا بولی "آخر ناگ کو ایک مردے کو ڈسوانے کی کیا ضرورت

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تھی اس گورو کو؟

جولی سانگ نے اچھل کر کہا۔

اس لئے کہ وہ مُردے کو زندہ کرنا چاہتا ہوگا۔ جس طرح اس بادشاہ کے مُردہ بیٹے کو ناگ سے ڈسوا کر زندہ کر دیا تھا

وہاں ایک لمحے کے لیئے سناٹا چھا گیا۔ ماریا، کیٹی، جولی سانگ اور ناگ چپ چاپ سے ہو کر ایک دوسرے کو تکنے لگے۔ ماریا نے خاموشی کی سکوت کو توڑتے ہوئے کہا

بادشاہ کے مُردہ بیٹے کو اگر یونانی گورو نے ناگ سے ڈسوایا تو وہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ اِسے بادشاہ سے خزانہ حاصل کرنے کا لالچ تھا لیکن اس مُردے کو ڈسوانے کی بات سمجھ میں نہیں آتی اِسے اس کی کیا ضرورت تھی۔

کیٹی نے کہا

ہو سکتا ہے۔ یونانی گورو کو اس کی بھی ضرورت ہو۔

جولی سانگ بولی۔

"ہو سکتا ہے وہ مُردے سے کوئی کام لینا چاہتا ہو ہو سکتا ہے وہ مُردے کو ڈسوا کر ناگ کے زہر کی آزمائش کرنا چاہتا ہو"

کیٹی نے کہا۔

"اس کا مطلب یہ ہے وہ مُردہ تو زندہ ہو گیا ہوگا جس کو ناگ نے قبر میں ڈسا ہوگا

اس پر سب ایک بار پھر چپ ہو گئے۔ ماریا نے تشویش کے ساتھ کہا۔ .... یہ تو بڑی خطرناک بات ہے تمہارا کیا خیال ہے

ناگ: کیا تمہارے ڈسنے سے مردہ زندہ ہو گیا ہوگا؟

جولی سانگ نے سر کو ایک طرف جھکاتے ہوئے کہا

"اگر بادشاہ کا بیٹا زندہ ہو سکتا ہے۔ تو قبر میں پڑا ہوا مُردہ بھی زندہ ہو سکتا ہے۔

اب ناگ بولا۔ بادشاہ کا بیٹا خزانے کے سانپ کے کہنے کے مطابق مُردہ نہیں تھا۔ اسے سکتہ ہو گیا ہوا تھا اور قبر کا مُردہ تو خالص مُردہ ہوتا ہے وہ کیسے زندہ ہو سکتا ہے"

ماریا نے کہا۔ "آخر ہمیں اس بک بک سے کیا۔ مُردہ زندہ ہو یا مُردہ۔ ہمیں اس سے کیا دلچسپی ہو سکتی ہے میں تو کہتی ہوں کہ ہمیں تھیو سانگ کی تلاش کے لئے کسی دوسرے شہر کو چلنا چاہیئے ممکن ہے عنبر کا بھی وہیں سے سراغ مل جائے"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کیٹی نے ماریا کی حمایت کی تو جولی سانگ بولی۔
" میرا خیال تو ہے کہ ہمیں کچھ روز اسی جگہ رہنا چاہیے
ممکن ہے کہ عنبر، تھیو سانگ اسی جگہ آ جائیں ۔"
ناگ نے مسکرا کر کہا
" جولی سانگ ! اپنے آپ ہم میں سے مصیبت ہی کم کوئی آیا
ہے ہمیں جا کر اسے لانا پڑا ہے ۔ اس کی مصیبت میں خود بھی
چھلانگ لگانی پڑتی ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ کل صبح ہوتے
ہی ہمیں کسی دوسرے ملک کی طرف نکل جانا چاہیے کیونکہ اس
شہر میں سے عنبر اور تھیو سانگ کسی کی خوشبو بھی نہیں آ رہی "
ماریا نے ناگ کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے کہا۔
" بالکل ٹھیک ہے ۔ اور پھر ہم دوبارہ اس شہر میں آ جائیں
گے ۔ یہاں آنے سے ہمیں کوئی منع نہیں کرتا "
آخر یہی طے پایا کہ صبح ہوتے ہی وہاں سے ملک کشی دیپ کی
طرف کوچ کر دیا جائے ۔ رات گہری ہو گئی تھی یہ سب ساتھی
غار میں تھوڑے تھوڑے فاصلے پر زمین پر لیٹ گئے اور باتیں
کرنے لگے نیند تو انہیں آتی نہیں تھی ۔ بس یونہی ایک دوسرے سے
باتیں کرتے رہے اور پھر تھوڑا آرام کرنے کے خیال سے ۔
انہوں نے آنکھیں بند کر لیں ۔ ناگ بیٹھے بیٹھے تھک گیا ۔.....
کہنے لگا ۔ میں ذرا باہر کھلی ہوا میں جاتا ہوں یہاں تھک گیا

ہوں بند ہوا ہیں۔

ماریا نے کہا ۔ " خدا کے لئے زیادہ دور مت جانا "
ناگ ہنس کر بولا ۔ فکر نہ کرو ۔ میں کوئی بچہ نہیں ہوں
کیٹی اور جولی سانگ دبے دبے ہنسنے لگیں ۔ ناگ غار سے نکل کر
تازہ ہوا میں آیا تو اسے تسکین محسوس ہوئی ۔ آسمان پر ستارے
سفید نیلے پھولوں کی طرح کھلے ہوئے تھے ۔ چاند ابھی نہیں نکلا
تھا چاروں طرف دور چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں خاموش تھیں اندھیرے
کی چادر نے انہیں اپنی آغوش میں لے رکھا تھا دور سمندر کی جانب
سے لہروں کا ہلکا ہلکا شور سنائی دے رہا تھا ناگ ٹہلتے ٹہلتے
ذرا دور نکل گیا ۔ پھر ایک جگہ پتھر پر بیٹھ گیا اور عنبر تھیو سانگ
کے بارے میں سوچنے لگا کہ وہ کہاں ہوں گے اور ان کو ڈھونڈنے
کے لئے کس قسم کی پالیسی یا حکمت عملی تیار کرنی چاہیے
اچانک اسے اپنے پیچھے آہٹ سی سنائی دی ۔ ناگ نے
گھوم کر دیکھا ۔ اس کے پیچھے چھوٹے چھوٹے پتھریلے ٹیلے
تھے ان کے پیچھے چڑھائی تھی اور وہ غار تھا جس میں کیٹی جولی سانگ
اور ماریا آرام کر رہی تھیں ۔ ناگ نے سوچا کہ یہ اس کا وہم ہو گا
وہ پھر تھیو سانگ اور عنبر کے بارے میں غور کرنے لگا تھوڑی
دیر بعد اسے وہی آہٹ ایک بار پھر سنائی دی ۔ ناگ نے
پیچھے مڑ کر دیکھا اس بار بھی اسے پیچھے کوئی چیز دکھائی نہ دی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ پھر اپنی سوچوں میں گم ہو گیا تیسری بار اس کو آہٹ کی آواز آئی تو ناگ اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور ٹیلے کے پیچھے آ گیا اس نے جھک کر زمین پر دیکھا زمین پر اسے ریت میں انسانی پاؤں کے نشان دکھائی دیئے۔ پہلے اس نے خیال کیا کہ ہو سکتا ہے یہ کیٹی کے یا خود اس کے پاؤں کے نشان ہوں مگر یہ نشان کٹے پھٹے تھے۔ ایسا لگتا ہے کہ جس آدمی کے پاؤں کے یہ نشان ہیں اس کے پاؤں پھٹے ہوئے ہیں۔ ناگ چپکے سے ان نشانوں کے پیچھے چلنے لگا۔ وہ دور ٹیلوں کے اندھیرے میں آیا تو ستاروں کی روشنی میں اسے ایک سایہ درخت کے پیچھے جاتا نظر آیا ناگ بھاگ کر ادھر آ گیا اب وہ ٹیلے کے پیچھے آیا تو کیا دیکھتا ہے کہ اس کے سامنے ایک زندہ لاش کھڑی ہے ناگ ایک قدم پیچھے ہٹ گیا۔ لاش نے صرف کفن پہن رکھا تھا وہ جگہ جگہ سے پھٹ رہا تھا لاش کی کھڑکھڑاتی آواز آئی۔

"مجھے ڈسو۔ مجھے کاٹو۔"

اور پھر لاش ایک طرف مڑ کر غائب ہو گئی۔ ناگ نے فوراً عقاب کا روپ بدلا اور لاش کے پیچھے اڑا مگر رات کے اندھیرے میں اسے لاش کہیں نظر نہ آئی۔ وہ فوراً غار میں کیٹی، ماریا جولی سانگ کے پاس آ گیا انہیں سارا واقعہ سنایا تو ماریا بولی۔

"تمہیں یوں ہی وہم ہو گیا ہے۔"

ناگ نے کوئی جواب نہ دیا۔ کیٹی کہنے لگی۔

"کبھی پہلے ناگ کو وہم ہوا ہے ماریا! یہ تم نے عجیب بات کہہ دی ہے۔"

ماریا نے اپنی بات کو زیادہ صفائی سے پیش کرتے ہوئے کہا "میرا مطلب تھا کہ چونکہ ہم قبروں کی باتیں کر رہے تھے اس لئے ہو سکتا ہے اس کے ذہن نے ایک لاش کا ہیولا سامنے لا کھڑا کیا ہو۔"

ناگ کہنے لگا۔ "نہیں ماریا۔ یقین کرو وہ ایک لاش تھی۔ اس کا کفن پھٹا ہوا تھا۔ وہ مجھے ڈسنے کے لئے کہہ رہی تھی"

اس پر جولی سانگ نے کہا "ہو سکتا ہے یہ وہی لاش ہو جس کو تم نے یونانی گورو کے کہنے پر ڈسا تھا"

کیٹی کہنے لگی "یہ بالکل ٹھیک ہے ہمیں قبرستان میں چل کر معلوم کرنا چاہئے۔ ہو سکتا ہے اس طرح ہمیں عنبر کا ہی سراغ مل جائے۔"

ناگ بولا۔ "تو پھر چلو سب مل کر قبرستان میں چلتے ہیں"

ماریا بھی تیار ہو گئی۔ اب ناگ کیٹی جولی سانگ اور ماریا غار سے نکل کر ماریگان شہر کے قبرستان کی طرف روانہ ہو گئے قبرستان وہاں سے زیادہ دور نہیں تھا قبرستان کی فضا پر تاریکی اور سناٹا چھایا ہوا تھا۔ ذرا سی آہٹ بھی سنائی نہیں دے رہی تھی۔ جولی سانگ کیٹی کے ساتھ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ساتھ چل رہی تھی وہ ڈیوڑھی سے نکل کر قبروں کے درمیان آئے تو ناگ نے ماریا سے کہا

"ماریا! تم قبرستان کی ساری قبروں کو جا کر دیکھو کہ کون سی قبر مردے سے خالی ہے"

ماریا اسی وقت قبروں کی تلاشی لینے لگی وہ ہر قبر پر جا کر دیکھتی کہ مردہ ہمیشہ کی نیند سو رہا ہے یا وہ تو مردوں کی ہڈیاں ہی باقی رہ گئی تھیں۔ قبرستان کی ساری قبریں تقریباً ماریا نے دیکھ لیں صرف ایک قبر باقی رہ گئی تھی۔ ماریا اس قبر میں گھسی تو قبر کا مردہ... غائب تھا ماریا نے فوراً ناگ۔ کیٹی اور جولی سانگ کو آ کر اطلاع کی کہ کونے والی قبر میں لاش نہیں ہے

ناگ کیٹی اور جولی سانگ فوراً اس قبر پر آ گئے۔ ناگ سانپ بن کر قبر میں اتر گیا۔ اس نے دیکھا کہ واقعی ہی قبر میں مردہ نہیں تھا وہاں اور بھی کچھ نہیں تھا۔ ناگ نے باہر آ کر بتایا

"اب مجھے کچھ کچھ یاد آ رہا ہے شاید یہی وہ قبر تھی جس کے مردے کے پاؤں پر میں نے ڈسا تھا اور اب مجھے یقین ہو گیا ہے یہ وہی لاش تھی جو تھوڑی دیر پہلے میرے پاس آئی تھی۔

کیٹی بولی۔ میرا خیال ہے۔ وہ لاش ابھی اپنی قبر تک نہیں پہنچی۔ ہمیں کسی جگہ چھپ کر اس کا انتظار کرنا چاہیئے۔

جولی سانگ کہنے لگی۔ "کیا خبر وہ رات کو ادھر نہ آئے۔

ماریا بولی۔

مردہ رات کو اپنی قبر میں ضرور واپس آجاتا ہے اس قبر کی لاش اگر باہر گئی ہے تو دن نکلنے سے پہلے اپنی قبر میں ضرور واپس آئے گی

ناگ نے جولی سانگ اور کیٹی کو ساتھ لیا اور قبرستان کی ڈیوڑھی میں ایک ایسی جگہ چھپ کر بیٹھ گئے جہاں سے خالی قبر صاف نظر آتی تھی اب آسمان پر پیلا زرد اداس چاند نکل آیا تھا جس کی پھیکی روشنی نے قبرستان کی فضا کو اور زیادہ پُر اسرار بنا دیا تھا اصل میں ہم لوگ قبرستانوں سے یونہی ڈرتے ہیں جبکہ زندہ انسان سے دنیا کی ہر مخلوق خوف کھاتی ہے۔ ہمیں قبرستانوں سے بالکل خوف نہیں کھانا چاہیئے۔ رات ڈھلنے لگی۔ چاند بھی تھوڑا سا اوپر کو آ کر نیچے ڈوبنے لگا۔ پھیکی زرد چاندنی کھسکنے لگی اور قبرستان پر ایک بار پھر اندھیرا چھانے لگا اچانک ماریا نے کہا۔

وہ کوئی آ رہا ہے ان درختوں کے پیچھے

سب نے درختوں کے پیچھے دیکھا۔

ناگ نے جذباتی آواز میں کہا۔

"ارے یہ تو وہی لاش ہے۔ میں نے اسے پہچان لیا ہے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ماریا نے سرگوشی کی۔

"میں جا کر اسے دیکھتی ہوں"

کیٹی نے اسے روکا!

"نہیں نہیں تم مت جاؤ۔ اسے قبر میں جا لینے دو بعد میں دیکھا جائے گا۔

کیٹی اب کوئی خطرہ مول نہیں لینا چاہتی تھی ناگ بڑے غور سے درختوں کی طرف دیکھ رہا تھا۔ جولی سانگ کی نظریں اُدھر ہی جمی ہوئی تھیں۔ لاش وہی تھی جو تھوڑی دیر پہلے ناگ کے پاس آئی تھی۔ لاش ایک جگہ سے سوراخ کر کے قبر میں گھس گئی

تب ناگ بولا۔

"اب میں لاش کو جا کر دیکھتا ہوں کہ آخر یہ معمہ کیا ہے وہ کیوں میرے پاس آئی تھی اور اس نے مجھے ڈسنے کے لیے کیوں کہا تھا"

ماریا بولی!" میں تمہارے ساتھ جاؤں گی اب ہم کسی کو اکیلا نہیں چھوڑیں گے۔

کیٹی اور جولی سانگ نے بھی کہا کہ ہاں ماریا تم ناگ کے ساتھ جاؤ

ناگ نے سانپ کا روپ بدلا اور قبروں کی سوکھی ہی گھاس میں سے رینگتا ہوا زندہ لاش والی قبر پر پہنچ گیا اس نے آہستہ سے ماریا سے کہا کہ وہ باہر ہی رہے اور ناگ خود قبر کے اندر چلا گیا۔ جونہی وہ اندر گیا۔ تو لاش نے اسے گردن سے دبوچ لیا اور اس سے پہلے کہ وہ کوئی آواز نکال سکتا لاش نے ناگ کو بوتل میں بند کر کے اوپر کاک لگا دیا۔

خدا جانے یہ لاش کو ٹھنڈے ہاتھوں کا اثر تھا یا بوتل پر کیے گئے جادو کا اثر تھا۔ کہ ناگ بوتل میں بند ہوتے ہی بے حس ہو گیا۔ اور اسکی خوشبو نکلنی بند ہو گئی۔ جونہی کیٹی جولی سانگ اور ماریا کو ناگ کی خوشبو آنی بند ہوئی وہ پریشان ہو گئے۔ جولی سانگ اور کیٹی لپک کر قبر پر آئے ماریا کی تیز خوشبو آ رہی تھی مگر ناگ کی خوشبو غائب تھی ماریا نے کہا۔

"کیٹی! ناگ قبر میں گیا تھا اس کی خوشبو بند ہو گئی ہے میں قبر میں جا رہا ہوں"

اور ماریا تیزی سے میں داخل ہو گئی۔ اس نے دیکھا کہ قبر میں ایک مُردہ بالکل سیدھا خاموش اور بے حس پڑا ہے ناگ والی بوتل اس کے نیچے تھی اس بوتل کو ماریا نہ دیکھ سکی ماریا نے جھک کر مُردے کو غور سے دیکھا وہ واقعی لاش کی طرح سرد تھا اور کھوپڑی پر ایک طرف سے گوشت اُڑنے لگا تھا ماریا نے قبر کا کونا کونا چھان مارا۔ مگر اسے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ کہیں نہ ملا اس نے ناگ کو آوازیں بھی دیں مگر ناگ نے کوئی
جواب نہ دیا۔ ناگ نے قبر میں ماریا کی آواز سن لی تھی مگر وہ
اتنی طاقت محسوس نہیں کر رہا تھا کہ جواب دیتا۔ ماریا قبر سے
باہر آگئی

"کیٹی جولی سانگ! ناگ قبر میں نہیں ہے۔ لباس موجود ہے
مگر ناگ نہیں ہے نہ جانے وہ کہاں چلا گیا ہے

جولی سانگ نے کہا

"اسے قبروں میں تلاش کرو۔ ماریا۔ وہ ہمارے
سامنے اس قبر میں گیا تھا۔ ہو سکتا اندر ہی اندر وہ کسی
دوسری قبر میں اتر گیا ہو"

کیٹی آہ بھر کر بولی! میں اس لئے ناگ کو اکیلا نہیں جانے دینا
چاہتی تھی اب خدا جانے اس پر کیا گذر گئی ہے اور وہ
کہاں پھنس گیا ہے

ماریا بولی۔ تم گھبراؤ نہیں کیٹی۔ ناگ ہمارا بھی ساتھی ہے میں
ابھی سارے قبرستان کو کھنگال ڈالتی ہوں

اور ماریا تیزی سے قبروں کی تلاشی لینے لگی ایک بار پھر اس
نے سارے قبرستان کی ساری قبریں دیکھ لیں مگر ناگ اسے کہیں
دکھائی نہ دیا وہ مایوس ہو کر کیٹی اور جولی سانگ کے پاس آگئی

"افسوس! ناگ کا کوئی سراغ نہیں ملا"

جولی سانگ نے اداسی سے کہا۔

"ہم عنبر اور عقیبو سانگ کو تلاش کر رہے تھے اور یہاں
ناگ بھیا بھی ہمارے پاس نہیں رہا"

ماریا نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

"گھبرانے کی بات نہیں ہے جولی سانگ! ایسا ہمارے ساتھ
کئی بار ہو چکا ہے۔ ناگ کا صبح تک ضرور پتہ چل جائے گا
وہ کہاں ہے"

کیٹی غمگین تھی۔ ماریا نے اسے تسلی دی تو وہ بولی

"میں تو پہلے ہی کہہ رہی تھی کہ ناگ کو اکیلا مت قبر میں
جانے دینا مگر کسی نے میری نہیں سنی

ماریا نے کہا! "کوئی بات نہیں کیٹی۔ ناگ اسی قبرستان میں گم ہوا ہے
ہم اسے اسی قبرستان سے ڈھونڈ نکالیں گے آؤ قبرستان
کی اس ڈیوڑھی والی کوٹھری میں ڈیرہ جماتے ہیں جب
تک ناگ ہمیں واپس نہیں مل جاتا ہم یہاں سے نہیں جائیں
گی"

جولی سانگ نے غصے میں کہا

"اگر ناگ نہ ملا تو میں ان ساری قبروں کو ننگا ہوں کا میزائیل
مار کر تباہ کر دوں گی

ماریا نے فوراً کہا۔ "نہیں نہیں جولی سانگ! ہم ایسا نہیں کر سکتے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

قبروں کی بے حرمتی کرنا گناہ ہے ہم مرنے والوں اور ان کی قبروں کا احترام کرتے ہیں۔ ہم ان سے کچھ مانگتے نہیں ہیں مگر ان کا احترام ضرور کرتے ہیں آئندہ ایسی بات مت کہنا۔"

جولی سانگ نے معذرت پیش کرتے ہوئے کہا

"مجھے افسوس ہے ماریا۔ اصل میں میں یہاں کے رسم و رواج سے ابھی اچھی طرح واقف نہیں ہوئی۔"

وہ تینوں سہیلیاں قبرستان کی ڈیوڑھی میں جا کر بیٹھ گئیں رات کا پچھلا پہر تھا ایک عجیب سی وحشت انگیز خاموشی قبروں پر چھا رہی تھی۔ کسی قبر کے اوپر والے درخت سے الو تھوڑی تھوڑی دیر بعد بولنے لگا تھا۔ ماریا قبروں کے اوپر پرواز کر رہی تھی اگر کہیں ناگ نظر آئے تو اسے اپنے ساتھ لے چلے

اس دوران قبر کے اندر لیٹے ہوئے مردے نے اپنے نیچے سے ناگ والی بوتل نکال کر اپنے سینے پر رکھی۔ اسے غور سے دیکھا پھر اٹھ کر قبر کے سوراخ میں سے تھوڑا سا سر باہر نکال کر دیکھا اس نے آسمان کی طرف نگاہ ڈالی تو اسے ماریا اڑتی ہوئی قبروں کے اوپر منڈلاتی اور چکر لگاتی نظر آئی۔ مُردہ ماریا کو دیکھ سکتا تھا اس نے گردن اندر قبر میں سمیٹ لی تھوڑی دیر کے بعد جب پھر گردن ذرا سی باہر نکال کر دیکھا، ماریا ابھی تک چکر لگا رہی تھی۔ مُردہ قبر میں لیٹ گیا۔ ناگ کی بوتل اب بھی اس کے نیچے تھی۔ سورج نکلنے لگا دن کا اُجالا پھیلنے لگا۔ ماریا ڈیوڑھی میں واپس آ گئی اور کہنے لگی کہ قبرستان میں اسے سوائے مُردوں کے کچھ نظر نہیں آیا۔ کیٹی جولی سانگ کچھ دیر کے لئے خاموش ہو گئیں پھر جولی سانگ نے کہا۔

"میرا خیال ہے ہمیں کچھ دیر کے لئے غار میں ہی چلنا چاہیئے۔ ہو سکتا ہے ناگ یا عنبر میں سے کوئی اُدھر آ نکلے

کیٹی بولی۔" اچھا خیال ہے اب دن نکل آیا ہے قبروں کی لاشیں دن میں قبروں سے نہیں نکلا کرتیں۔

کیوں ماریا تمہارا کیا خیال ہے۔

ماریا نے کہا۔" میرا خیال ہے کہ ہم میں سے کسی ایک کو اسی جگہ ٹھہرنا چاہیئے۔

کیٹی نے ہاتھ اٹھا کر جلدی سے کہا۔

" بالکل نہیں۔ اب ہم کسی کو بھی اکیلی نہیں چھوڑیں گی ہم جہاں اکٹھی جائیں گی۔ چلو ہم سب غار میں چلتے ہیں۔

جولی سانگ، ماریا اور کیٹی غار کی طرف روانہ ہو گئیں۔

ان کے جاتے ہی مُردے نے سوراخ میں سے گردن نکال کر دیکھا۔ فضا میں ماریا نہیں تھی قبرستان پر گہری خاموشی اور ویرانی تھی کہیں کوئی پرندہ بھی نہیں تھا وہ قبروں پر سے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

گزرتا قبرستان سے باہر نکل گیا۔ قبرستان کے پیچھے ایک ویران باغ تھا جس کے سارے کے سارے درخت دیمک لگنے کی وجہ سے سوکھ کر کانٹا ہو رہے تھے۔ جگہ جگہ دیمک نے ڈھیریاں بنا رکھی تھیں اس ویران اُجڑے ہوئے خشک درختوں والے باغ کے کونے میں ایک پرانا مقبرہ سا بنا ہوا تھا۔ یہ کسی کنیز کا مقبرہ تھا جس کو بادشاہ نے زہر دے کر مروا دیا تھا۔ مُردہ ناگ کی بوتل لے کر اس مقبرے میں آگیا۔

مقبرے کے نیچے قبر تھی۔ اس قبر کو ایک سرنگ جاتی تھی مُردہ اس سرنگ میں سے قبر میں آگیا۔ یہاں تہہ خانے میں اس کنیز کی قبر بنی ہوئی تھی۔ قبر کی ایک جانب مُردے نے گڑھا کھود کر اس میں رکھی ہوئی لال سانپ کی بوتل بھی باہر نکال لی۔ یہ لال سانپ عنبر تھا۔ جو بوتل میں بے ہوشی کے عالم میں پڑا تھا۔ ناگ اگرچہ بے بس تھا۔ مگر وہ آوازیں سن سکتا تھا۔ تھوڑا تھوڑا دیکھ بھی سکتا تھا مُردے نے عنبر والی لال سانپ کی بوتل کو آنکھوں کے پاس لا کر دیکھا اور پھر اسے گڑھے میں رکھ دیا۔ اس کے بعد ناگ والی بوتل کا ڈھکنا کھول کر سانپ کو باہر نکال دیا۔ ناگ اگرچہ بے حس تھا مگر باہر نکلتے ہی اس کے منہ میں حرارت سی آگئی۔ مُردے نے اس کا منہ اپنے جسم کے ساتھ لگا کر کہا

"ناگ! مجھے ڈس دو۔ مجھے ڈس دو"

ناگ جیسے حکم کا غلام تھا اس نے مُردے کے بازو پر ڈس دیا ڈستے ہی ناگ کا زہر مُردے کے بے جان جسم میں پھیلنے لگا یہ زہر خون کی مدد سے نہیں پھیل رہا تھا کیونکہ مُردے کا خون جما ہوا ہوتا ہے۔ یہ ایسے پھیل رہا تھا جیسے خشک زمین پر پانی ڈالنے سے آہستہ آہستہ پھیلنے لگتا ہے۔ جوں جوں زہر مُردے کے جسم میں پھیل رہا تھا۔ اس کا جسم گرم ہوتا جا رہا تھا۔ اس کی کھوپڑی پر جو گوشت اڑا ہوا تھا وہاں بھی گوشت واپس آگیا مُردے کے بازو پر بھی جہاں ہڈیاں نکل آئی تھیں گوشت آگیا پھر اس کے جسم کے خلیے زندہ ہو گئے۔ اچانک دل نے دھڑکنا شروع کر دیا اور خون کی گردش شروع ہو گئی اب وہ ایک لاش نہیں تھی۔ پہلی بار ڈسوانے سے لاش اس طرح زندہ ہوئی تھی کہ وہ سن سکتی تھی۔ چل سکتی تھی۔ مگر سوچ نہیں سکتی تھی اب دوسری بار سانپ کے ڈسنے کی وجہ سے لاش پورا انسان بن چکی تھی۔ اس لاش کو اپنا سارا ماضی یاد آگیا تھا... اسے یہ بھی یاد آگیا تھا۔ کہ وہ کون تھا۔ اسے کس نے قتل کیا تھا اور وہ زندگی میں کیا کیا آرزوئیں پوری کرنا چاہتا تھا۔ جو اس کی موت کی وجہ سے اَدھوری رہ گئی تھیں۔ یہ لاش کی فتح تھی۔ موت پر فتح تھی۔ اس نے ناگ کو دوبارہ بوتل میں بند کر کے گڑھے میں دبا دیا اور کنیز کو مقبرے سے باہر آگیا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ابھی تک اس کے جسم پر پھٹا ہوا کفن ہی تھا۔ وہ اب قبرستان میں واپس آگیا۔ اپنی قبر پر کھڑے ہو کر اس نے غور سے اپنی قبر کو دیکھا۔ اس نے سوراخ کو مٹی سے بند کر دیا پھر ویران مقبرے والے باغ میں آکر دوسری طرف سڑک کے کنارے بیٹھ گیا۔ اتفاق سے ادھر سے ایک گھوڑے سوار کا گذر ہوا۔

زندہ ہو چکے مُردے نے گھوڑے سوار کو دیکھا اور بولا بھائی ذرا میری بات سنتے جا۔

گھوڑ سوار نے گھوڑے کو روک دیا کیا بات ہے؟ تم نے یہ کفن کیوں پہن رکھا ہے۔ زندہ مُردہ اٹھ کھڑا ہوا اور اپنی آنکھیں گھوڑا سوار کی آنکھوں میں ڈال دیں۔ پھر منہ سے ایک عجیب سی غراہٹ کی آواز نکالی۔ گھوڑا سوار بے ہوش ہو کر گر پڑا زندہ مُردے نے گھوڑے سوار کے کپڑے اتار کر خود پہنے اس کے گھوڑے پر بیٹھا اور دوسرے شہر کی طرف روانہ ہو گیا۔ جس شہر کی طرف یہ زندہ مُردہ روانہ ہوا تھا وہ ساریگان شہر سے ایک دن کے سفر پر واقع تھا۔ اس زندہ مُردے کا نام یاکوس تھا وہ ورگان شہر کے علاقے کا بہت نامی گرامی ڈاکو اور قاتل تھا اس کا کام راہ گیروں کو لوٹنا اور انہیں ہلاک کرنا تھا ورگان کے بادشاہ نے اس کا سر قلم کر کے لانے والے کے لئے ایک لاکھ اشرفی کا انعام رکھا ہوا تھا۔ مگر یاکوس کسی کے ہاتھ نہیں آتا تھا کچھ دیر بعد بادشاہ نے اعلان کروادیا۔ کہ جو شخص یاکوس ڈاکو کی لاش ہمارے پاس لائے گا اُسے ایک لاکھ اشرفیاں انعام میں دی جائیں گی۔ چنانچہ پھر ایسا ہوا کہ یاکوس کے ایک ساتھی کی نیت خراب ہو گئی اس نے شربت میں یاکوس کو زہر پلا دیا اور لاش بادشاہ کے پاس لے گیا...

بادشاہ نے یاکوس کی لاش کو پہچان لیا۔ وہ بڑا خوش ہوا اور اس کے ساتھی کو لاکھ اشرفیاں انعام میں دے دیں۔ یاکوس کے اس غدار ساتھی کا نام قرس تھا۔ یاکوس کو بادشاہ کے حکم سے ساریگان کے قبرستان میں دفنایا گیا۔ بادشاہ اس بدنام خونی ڈاکو کو اپنے شہر کے قبرستان میں نہیں دفنانا چاہتا تھا۔

یاکوس کی موت کے بعد اس کے غدار ساتھی قرس نے ایک عالیشان حویلی دریا کے کنارے بنوائی۔ اور ٹھاٹھ باٹھ سے زندگی بسر کرنے لگا۔ اس بات کو ایک برس گذر گیا تھا کہ یاکوس یعنی زندہ مُردہ ایک بار پھر زندہ ہو کر واپس اپنے وطن ورگان جا رہا ہے۔ وہ صبح کے وقت ساریگان کے قبرستان سے گھوڑے پر روانہ ہوا اور شام کے وقت اپنے وطن پہنچ گیا۔ ایک سال تک قبر میں مُردہ حالت میں پڑے رہنے کے بعد یاکوس میں اتنی طاقت پیدا ہو گئی تھی کہ اگر وہ کسی کی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

طرف [illegible] دیکھتا اور منہ سے غراہٹ کی آواز نکالتا تھا تو وہ شخص وہیں بے ہوش ہو کر گر پڑتا تھا۔ یاکوس اپنے شہر کی سرحد پہ پہنچ کر رک گیا۔ اس کا اپنا مکان یا ڈیرہ شہر کی سرحد کے قریب ہی ایک گھنے جنگل کی ایک اندھیری غار میں تھا یاکوس اپنے پرانے اڈے میں آ گیا۔ گھوڑے کو باہر باندھ کر وہ غار میں داخل ہوا۔ غار میں جالے لٹکنے لگے تھے اس کا ساتھی اور دشمن قورس وہاں پر نہیں تھا۔ جب یاکوس نے قورس کا دیا ہوا شربت پیا تھا تو فوراً ہی اسے احساس ہو گیا تھا کہ اس کے اپنے ہی ساتھی نے غداری کی ہے اور اسے شربت میں زہر ملا کر پلا دیا ہے۔ مگر اب بہت دیر ہو چکی تھی۔ زہر اس کے معدے میں پہنچ کر اپنا کام شروع کر چکا تھا۔ یاکوس مر گیا اور یہ حسرت لے کر مر گیا کہ اسے اس کے ساتھی نے انعام کے لالچ کی خاطر زہر دیا ہے۔ اب یاکوس کو اپنے غدار ساتھی قورس کی تلاش تھی۔ غار میں قورس موجود نہیں تھا یاکوس نے کچھ دیر غار میں آرام کیا اور سوچتا رہا کہ قورس کو انعام میں جو اتنی بڑی رقم ملی تھی اس سے وہ عیش کر رہا ہو گا اس نے ضرور شاندار حویلی بنا لی ہو گی اور مزے کی زندگی بسر کر رہا ہو گا۔ یاکوس نے فیصلہ کیا کہ وہ دوسرے روز اپنے دشمن کی کھوج میں شہر جائے گا۔ اس نے رات غار میں ہی بسر کی دوسرے روز صبح سویرے اٹھ کر وہ گھوڑے پر سوار ہونے کی بجائے۔ پیدل ہی شہر کی طرف روانہ ہو گیا۔ یاکوس جب تک قبر میں مُردہ حالت میں رہا تھا اس کی داڑھی نہیں بڑھی تھی مگر دوسری بار ناگ کو ڈسوانے کے بعد اس کے جسم میں خون کی گردش جاری ہو گئی تھی اور داڑھی کے بال بڑھنا شروع ہو گئے تھے اس نے اپنے سر پہ کپڑا اس طرح لپیٹ رکھا تھا کہ اس کی صرف آنکھیں ہی نظر آتی تھیں اور وہ آسانی سے پہچانا نہیں جا سکتا تھا۔ یاکوس شہر میں داخل ہونے سے پہلے دریا کے پل پر سے گذرا تو اسے وہاں ایک شاندار حویلی دکھائی دی اسے شک ہوا کہ یہی حویلی اس کے غدار دوست اور دشمن قورس کی ہو گی۔ اس نے گھوڑے کا رخ حویلی کی طرف موڑ دیا۔ حویلی کے گیٹ پہ دربان کھڑا تھا۔

یاکوس نے اس سے پوچھا کہ کیا یہ حویلی قورس کی ہے!

دربان نے کہا۔ ”ہاں“ یہ ہمارے امیر قورس کی حویلی ہے مگر تم کون ہو؟ یاکوس نے کہا۔

میں ایک مسافر ہوں۔ تمہارے امیر قورس کی سخاوت کی بڑی تعریف سن رکھی تھی۔ اس لئے آ گیا ہوں کہ شاید وہ میری کچھ مدد کرے۔ دربان نے کہا ”اس طرف درخت کے نیچے بیٹھ جاؤ جب میرا امیر قورس حویلی سے نکل کر باہر جائے گا تو اس کو اپنا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سوال کرنا۔ یاکوس پرے ہٹ کر گھوڑے سے اتر کر بیٹھ گیا۔ کچھ دیر بعد اسے قورس گھوڑے پر بیٹھا حویلی کے گیٹ سے نکلتا نظر آیا اس کا لباس نہایت شاندار تھا گلے میں قیمتی ہیرے پہن رکھے تھے۔ یاکوس اٹھ کھڑا ہوا۔ جب قورس یاکوس کے قریب سے گزرا تو یاکوس نے کہا۔

"میرا ایک سوال ہے اے امیر قورس!"

قورس رک گیا۔ اسے آواز کچھ جانی پہچانی لگی۔ اس نے غور سے یاکوس کو دیکھا۔ مگر یاکوس نے چہرے پر کپڑا لپیٹ رکھا تھا وہ اسے پہچان نہ سکا تو اس نے پوچھا۔

"کیا سوال ہے تمہارا؟"

یاکوس نے کہا۔ "مجھے تمہارے دوست یاکوس نے بھیجا ہے جس کو تم نے زہر دے کر مار ڈالا تھا"

قورس گھوڑے پر بیٹھے بیٹھے چونک پڑا اس نے غور سے یاکوس کو دیکھا۔ یاکوس نے چہرے پر سے کپڑا اٹھا دیا اور بولا۔

"قورس! تم نے مجھے اب پہچان لیا ہو گا۔ میں ہی یاکوس ہوں جس کے ساتھ تم نے غداری کی اور زہر دے دیا تھا مگر میں زندہ ہوں۔"

قورس کو اور تو کچھ نہ سوجھا۔ اس نے گھوڑے کو ایڑ لگائی اور بھاگ اٹھا۔ یاکوس نے بھی اپنا گھوڑا اس کے پیچھے لگا دیا دونوں گھوڑے ایک دوسرے کے آگے پیچھے دریا کے کنارے بھاگے جا رہے تھے۔ یاکوس نے اپنے گھوڑے کو اتنی زور سے ایڑ لگائی کہ وہ سرپٹ دوڑتا ہوا قورس کے قریب آ گیا۔ یاکوس نے اچھل کر قورس پر چھلانگ لگائی اور اسے نیچے گرا لیا۔ پھر قورس کو گردن سے دبوچ کر کہا۔

"قورس! میں زندہ نہیں ہوں بلکہ مردہ ہوں مگر اس طرح ہو گیا ہوں کہ اب کوئی انسان مجھے آسانی سے ہلاک نہیں کر سکتا۔"

قورس پر دہشت طاری تھی۔ "اس نے ہاتھ جوڑ کر کہا۔"

یاکوس مجھے معاف کر دو۔ تمہیں کیا چاہیے؟ میں اپنی ساری دولت تیرے حوالے کرتا ہوں مگر میری جان بخشی کر دے

یاکوس بولا۔ "تمہاری جان بخشی میں نہیں کروں گا تم نے مجھے زہر دیتے وقت مجھ پر رحم نہیں کھایا تھا اب میں بھی تم پر رحم نہیں کھاؤں گا۔"

اور یاکوس نے گھور کر قورس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دیں مردہ یاکوس کی آنکھوں کی طاقت سے قورس بے ہوش ہو گیا یاکوس اسے گھسیٹ کر دریا کے کنارے لے آیا پھر اس کے دونوں پاؤں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میں بڑا سا پتھر باندھا اور دریا میں پھینک دیا قورس دریا میں غرق ہو گیا۔ اب وہ دوبارہ کبھی اوپر نہیں آسکتا تھا۔

یہاں سے یاکوس واپس قورس کی حویلی میں آگیا۔ قورس کی کنیزوں نے یاکوس کو پہچان لیا اور ڈر کر بھاگ گئیں۔ کیونکہ ان کے حساب سے تو وہ مر چکا تھا اور بادشاہ نے اسے ساریگان کے قبرستان میں دفن کروا دیا تھا۔ یاکوس نے ان سب کو جمع کیا اور بولا۔

"میں زہر سے مرا نہیں تھا بلکہ بے ہوش ہو گیا تھا قبر میں کچھ دیر رہنے کے بعد مجھے ہوش آگیا اور میں قبر سے نکل کر یہاں آگیا ہوں۔ میرا غدار ساتھی اور دشمن قورس مر چکا ہے اب اس حویلی کا مالک میں ہوں۔"

یاکوس نے حویلی اور قورس کی ساری دولت پر قبضہ کر لیا اب اسے واپس ساریگان جا کر ویران دیمک خوردہ باغ کے گڑھے میں سے ناگ اور عنبر سانپوں کی بوتلیں نکال کر اپنی حویلی میں لانی تھیں کیونکہ یہی دو سانپ اس کو دوبارہ زندہ رکھ سکتے تھے۔ ہر ماہ اسے ناگ سانپ سے اپنے آپ کو ڈسوانا تھا اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو دوبارہ مر جاتا یاکوس نے رات حویلی میں گزاری اور دوسرے روز گھوڑے پر بیٹھ کر ساریگان کے دیمک خوردہ درختوں والے ویران باغ کی طرف روانہ ہو گیا وہ اس باغ میں شام کے وقت پہنچا باغ پر ہلکا ہلکا اندھیرا چھانے لگا تھا اتفاق سے اس وقت ماریا قبرستان میں آکر نگرانی کر رہی تھی جولی سانگ اور کیٹی غار میں ہی بیٹھی تھیں یاکوس قبرستان کی دوسری طرف والے ویران باغ میں داخل ہو گیا اس گڑھے میں سے ناگ اور عنبر کے سانپوں کی بوتلیں نکال کر اپنی قمیض کے اندر چھپائیں اور گھوڑے پر سوار ہو کر باہر نکلنے لگا ٹھیک اس وقت ماریا کی نظر اس پر پڑ گئی کہ یہ شخص کون ہے جو ویران باغ میں سے پراسرار انداز میں باہر جا رہا ہے۔ اس نے فوراً اڑان بھری اور یاکوس کے پیچھے لگ گئی یاکوس گھوڑے پر سوار درگان شہر جانے والی سڑک پر روانہ ہو گیا۔ ماریا وہاں سے تیزی کے ساتھ غار میں آگئی اور کیٹی اور جولی سانگ کو بتایا کہ وہ ایک پراسرار آدمی قبرستان والے باغ سے نکل کر درگان جانے والی سڑک پر چلا جا رہا ہے مجھے اس پر شک ہے کہ اس کا تعلق ضرور اس مردے سے ہے جو قبر سے فرار ہو گیا ہے کیونکہ اس کی شکل تھوڑی تھوڑی مردے سے ملتی ہے۔ میں اس کے پیچھے درگان شہر تک جا رہی ہوں۔ اگر وہ درگان سے آگے چلا گیا تو میں واپس آکر تمہیں خبر دوں گی۔ میں کل تک واپس آجاؤں گی تم فکر نہ کرنا.... جولی سانگ اس کے ساتھ جانا چاہتی تھی۔ مگر ماریا نے کہا۔

"کیٹی کو تمہاری حفاظت کی ضرورت ہے تم اسی جگہ غار میں رہو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میں جلد واپس آجاؤں گی۔

اور ماریا فضا میں پرواز کر گئی وہ بے حد تیز رفتاری سے اڑتی ہوئی یاکوس گھوڑ سوار کے سر پہ جا پہنچی وہ یاکوس سے کافی بلندی پر فضا میں پرواز کر رہی تھی۔ صبح ہوتے ہی یاکوس درگان شہر کے باہر دریا کنارے والی حویلی میں پہنچ گیا نوکر چاکر اور کنیزیں اب اس کی خدمت لگ گئی تھیں۔ نوکر گھوڑے کو لے کر اصطبل کی طرف چلا گیا اور یاکوس اپنے کمرے میں آگیا۔ ماریا حویلی کے اوپر منڈلا رہی تھی پھر وہ حویلی کی ایک برجی پر بیٹھ گئی۔ نیچے صحن میں تکنے لگی۔

ماریا نے یہاں غلطی کی تھی اسے یاکوس کے ساتھ ہی حویلی کے اندر چلے جانا چاہیے تھا مگر اب جس وقت ماریا یاکوس کے کمرے میں داخل ہوئی تو یاکوس ناگ اور عنبر کی دونوں سانپوں والی بوتلیں کمرے کی ایک خفیہ جگہ پر چھپا چکا تھا۔ اور خود صحن میں شمع دان کی روشنی میں بیٹھا کھانا کھا رہا تھا۔ نوکر اور کنیزیں اس کی خدمت میں کھڑی تھیں۔ ماریا نے حویلی کے سارے کمروں کا ایک چکر لگایا۔ اسے وہاں تھبو سانگ۔ عنبر اور ناگ کا کوئی نشان کوئی سراغ نہ ملا۔ ماریا باہر نکل کر کھانا کھاتے یاکوس کے پاس آئی اور اسے غور سے دیکھا۔ وہ چونکی۔ کیونکہ یہ شخص وہی مُردہ تھا جس کو ناگ نے قبر میں ڈسا تھا اور جس کی قبر میں جا کر ناگ گم ہو گیا تھا۔ ماریا اسی وقت حویلی سے باہر نکل اور غار کی طرف پرواز کر گئی۔ وہ کنٹی اور جولی سانگ کو یہ اطلاع... جلدی سے جلدی دینا چاہتی تھی۔

○

آگے کیا ہوا جاننے کے لیے
قسط نمبر ۱۵۹ کستوری ناگن پڑھیے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر ناگ ماریا کیٹی اور خلا میں

اے حمید

عنبر پبلیکیشنز
شاہ عالم مارکیٹ، لاہور-۸